قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲

نمبر ۲۲	مورخہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۳۰ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ھ	جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

۱۶ اگست چار بجے کی ٹرین سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے شملہ تشریف لے گئے۔ ایک بڑا مجمع حضور کی مشایعت کے لئے اسٹیشن پر گیا۔ دھوپ و گرمی کی شدت کے باوجود حضور گاڑی کے دروازہ میں کھڑے ہو کر دیر تک احباب سے مصافحہ فرماتے رہے؛

حضور نے اپنے بعد قادیان کا مقامی امیر مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا؛

مولوی عبد الصمد صاحب مہاجر پٹیالوی جنہیں سلسلہ کی تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ فوت ہو گئے۔ جمعہ کی نماز کے بعد حضرت اقدس نے ان کا جنازہ پڑھا۔ بیرونی جماعتیں بھی نماز جنازہ پڑھیں؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارا انجام کیا ہو گا

(قریباً ۳۳ سال قبل ۱۸۹۷ء کی تحریر)

وہ حقیقی کسان کبھی اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے۔ اور لوگ ان کے اوپر چلتے ہیں۔ اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں۔ اور ہر ایک طرح سے ان کی ذلت ظاہر ہوتی ہے۔ تب تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانے سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے ہیں۔ اور ایک عجیب رنگ اور شکل و آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔ جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے؛

یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے۔ کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں۔ کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں۔ اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن اس لئے نہیں کہ جلائے جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ خدا تعالٰی کی قدرتیں ظاہر ہوں۔ اور ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور لعنت کی جاتی ہے۔ اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے ہیں۔ اور دکھ دئے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بولیاں ان کی نسبت بولی جاتی ہیں۔ اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں یہاں تک کہ بہتوں کے خیال و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ کہ وہ سچے ہیں۔ بلکہ جو شخص ان کو دکھ دیتا اور لعنتیں بھیجتا ہے۔ وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہے۔ کہ بہت ہی ثواب کا کام کر رہا ہے

پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضے سے کچھ قبض طاری ہو۔ تو خدا تعالٰی اس کو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے۔ کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا۔ اور فرماتا ہے۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس وہ صبر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ امر مقدر اپنے مدت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے۔ تب غیرت الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے۔ اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ سو اول نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے۔ اور اخیر میں اس کی نوبت آتی ہے۔ اسی طرح خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہو گی۔ اور ٹھٹھا ہو گا اور لعنتیں کریں گے۔ اور بہت ستائیں گے۔ لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل ہو گی۔ اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہیں پیشگوئیوں کو بتلا رہا ہے۔ اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہیں چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا۔ کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا۔ اور وہ کہتا ہے۔ کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ تب میں نے اس کو کہا کہ تم کہاں سے آئے۔ تو اس نے عربی زبان میں جواب دیا۔ اور کہا کہ جئت من حضرۃ الوتر یعنی میں اس کی طرف سے آیا ہوں جو اکیلا ہے۔ تب میں اس کو ایک طرف خلوت میں لے گیا۔ اور میں نے کہا۔ کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ مگر کیا تم بھی پھر گئے۔ تو اس نے کہا۔ کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ تب میں اس حالت سے منتقل ہو گیا لیکن یہ سب امور درمیانی ہیں۔ اور جو خاتمہ امر پر مقدر ہو چکا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں۔ اور آفتاب کی طرح روشن ہیں۔ خدا تعالٰے نے میرے پر ظاہر کیا۔ کہ میں آخرکار تجھے فتح دوں گا۔ اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دوں گا۔ اور تجھے غلبہ ہو گا۔ اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی

اخبارِ احمدیہ

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

برادران کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

چونکہ سالانہ پراونشل کانفرنس کے ایام قریب آ رہے ہیں اس لئے صوبہ سرحد کے جملہ احمدی برادران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ پراونشل انجمن کی ترقی و بہبودی کے لئے اور اس کے کام کو باحسن الوجوہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے جو جو تجاویز کسی کے ذہن میں ہوں۔ لکھکر ۳۱ ماہ اگست تک بنام جنرل سکرٹری (مرزا شرف علی صاحب احمدی ٹائپنگ شاپ بیرون دروازہ کابلی پشاور) ارسال فرمائیں۔ جس قدر تجاویز موصول ہونگی۔ ان کو بصورت ایجنڈا شائع کرکے جملہ انجمنہائے صوبہ کو ماہ ستمبر میں غور کے لئے بھیجدیا جائے گا۔ تاکہ پریزیڈنٹ وامراء صاحبان ان امور پر اپنی اپنی جماعتوں کے ساتھ مشورہ کر کے کانفرنس میں آخری تصفیہ کے لئے شامل ہوسکیں۔ امید کہ جملہ احباب بالعموم اور پریزیڈنٹ وامراء صاحبان علےالخصوص اس التماس پر پوری پوری توجہ دینگے۔ المعلن۔ خاکسار محمد علی احمدی قائمقام پریزیڈنٹ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد :۔

ایک تبلیغی ٹریکٹ

"حضرت مرزا صاحب کی زندگی کا ایک ورق" کے عنوان سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور نے ایک ٹریکٹ چار صفحہ کا شائع کیا ہے۔ جس میں جلسہ اعظم مذاہب کا جو ۱۸۹۶ء میں لاہور میں منعقد ہوا۔ اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون کے تمام دوسرے مضامین پر غالب رہنے کا ثبوت دیا ہے۔ اور اُس زمانہ کے بڑے بڑے اہل الرائے اور مشاہیر کے اقوال درج کئے ہیں۔ جن میں انہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا مضمون تمام مضامین پر غالب رہا :۔

ٹریکٹ کی لکھائی اور چھپائی بہت عمدہ ہے اور تبلیغ احمدیت کے لئے نہایت کارآمد اور فائدہ بخش ہے۔ احمدی احباب حکیم صاحب سے مفت منگالیں پتہ یہ ہے:۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی مُوجد مفرح عنبری قریشی بلڈنگز۔ محلہ کابلی مل۔ لاہور :۔

"کانگریس پر اظہار خیالات"

اس نام سے ۱۶ صفحے کا ایک ٹریکٹ منشی اللہ دتا صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر ونیکے تارڑ ضلع گوجرانوالہ نے شائع کیا ہے جس میں عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا ہے۔ کہ کانگریس کی موجودہ تحریک کا مقصد دہریت۔ لامذہبیت اور بولشویک ازم کی اشاعت ہے۔ جس کے دو موٹے موٹے اصول یہ ہیں۔ اول۔ خدا کوئی نہیں۔ دوم سب انسان برابر ہیں۔ جس کا مطلب ملک سے زمینداروں اور جاگیرداروں کو مٹانا اور انہیں تباہ کرنا ہے۔ جیسا کہ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس اپنے خطبہ صدارت میں کہہ چکے ہیں۔ "زمینداروں کو مٹانا ہمارے پروگرام میں سب سے نمایاں جگہ پائے گا" "میں چاہتا ہوں۔ کہ ہندوستان میں کوئی شخص انچ بھر زمین کا بھی مالک نہ رہے"۔ "میرا کوئی مذہب نہیں"!

ملک کے بہی خواہ اور کانگرس کی موجودہ تحریک کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھنے والے اصحاب کو چاہیئے۔ کثرت سے اس کی اشاعت کریں۔ اور محصولڈاک بھیجکر مندرجہ بالا پتہ سے منگا لیا جائے :۔

قبول اسلام

۳ اگست ظہر کی نماز کے بعد آٹھ کس مشرف باسلام ہوئے۔ پانچ عیسائی اور تین سانہسی تھے جن کے نام حسب ذیل ہیں :۔

سابقہ نام	اسلامی نام	سابقہ نام	اسلامی نام
(۱) روڑا	عبدالعزیز	(۵) رحماں پسر روڑا	رحمت اللہ
(۲) مہر زوجہ روڑا	مریم بی بی	(۶) گنڈو	عبداللہ
(۳) سائرہ بنت روڑا	سائرہ بی بی	(۷) کرموں زوجہ گنڈو	کریم بی بی
(۴) نذیراں ” ”	نذیر بیگم	(۸) چنوں پسر گنڈو	قمرالدین

میاں عبدالرزاق صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ انبالہ سٹیٹ اور مستری محمد عیسٰی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ رنیالہ سٹیٹ خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اس کام میں حصہ لیا۔

خاکسار سراج دین سکرٹری تبلیغ رنیالہ سٹیٹ ضلع منٹگمری

امتحان میں کامیابی

امۃ الحق صاحبہ بنت جناب حافظ روشن علی صاحب مرحوم جو مولوی کے امتحان میں زیر تجویز تھیں۔ ۲۳۶ نمبروں پر پاس ہوگئی ہیں :۔

درخواست ہائے دعا

(۱) چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری ایک خاص مقصد کے حصول کے لئے جملہ احمدی احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ تمام دوست ان کی کامیابی مقصد کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالاحد مولوی فاضل قادیان

۲۔ احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے کچھ لوگوں نے مجھے بہت تکلیفیں دینی شروع کی ہیں۔ خاکسار کے لئے سوز دل سے دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے ان لوگوں کے منصوبوں سے محفوظ رکھے۔ طالب دعا۔ ملک حسن محمد احمدی از عقل کوآ۔ (خاندیش)

۳۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور رحم سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اور دیگر احباب کرام کی ادعیہ کو شرف قبول دے کر میری اہلیہ کو بہت حد تک صحت عطا فرمائی ہے لیکن ابھی تک حضرت اقدس اور دوستوں کی دعاؤں کی ضرورت ہے تاکہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ جلد از جلد عطا فرمائے۔ خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری

۴۔ چوہدری نبی بخش صاحب نمبردار چک ۲۷۲ نے بیعت کرلی ہے۔ چوہدری صاحب کو چند مصائب درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ سید نفضل محمد شاہ :۔

۵۔ حکیم احمد الدین صاحب کا پوتا بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اس کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار الہ دین شاہدرہ

۶۔ میرا پوتا عرصہ چار ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ احمدی احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ انبالہ

۷۔ بندہ کا لڑکا عرصہ سے پیچش کی بیماری میں مبتلا ہے۔ ہرچند علاج کیا ہے۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ دعا فرمائیں مولا کریم اپنے فضل سے بچہ کو صحت بخشے۔ فضل احمد احمدی موضع رامپور ضلع جہلم

ولادت

۲۳ جولائی۔ خاکسار کے گھر بچہ تولد ہوا۔ بچہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے برکت اللہ رکھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ خداتعالےٰ اس بچہ کو اسلام کا خادم بنائے۔ اور عمر دراز بخشے۔ محمد علی دفتری بیت المال قادیان

دعائے مغفرت

۱۔ حکیم محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ کیمل پور کا فرزند محمد ناصر نامی ۷ اگست فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دُعائے مغفرت فرمائیں۔

خاکسار محمد حسین انڈین ملٹری ہاسپٹل کیمل پور

۲۔ میری لڑکی سلطانیہ بیگم ۸ اگست فوت ہوگئی ہے۔ احمدی احباب دُعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد شاہ احمدی موضع دھوبیال :۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز شملہ تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور کی خدمت اقدس میں جتوگ کیسل شملہ کے سابقہ پتہ پر ہی خطوط وغیرہ بھیجے جائیں :۔

السیف الصارم

جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے افغانستان کے ایک معزز عالم سے فارسی زبان کی ایک کتاب لکھا کر شائع کی ہے جس میں احمدیت کی تائید میں بہت سے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ اور عمدہ پیرایہ میں تبلیغ احمدیت کی گئی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت سے غرض یہ ہے کہ افغانستان میں تقسیم کر کے سمجھدار لوگوں کو احمدیت کی طرف متوجہ کیا جائے۔ تبلیغی سلسلہ میں قاضی صاحب موصوف کی یہ قابل تعریف کوشش ہے۔ کتاب کی لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت آٹھ آنہ درج ہے اگر کوئی صاحب یہ کتاب منگانا چاہیں۔ تو حسب ذیل پتہ سے منگا سکتے ہیں قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی ناظر چیف کمشنر صاحب پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۲۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

گول میز کانفرنس میں مسلمان نمائندے

اس وقت تک نہ توکسی سرکاری ذریعہ سے۔ اور نہ کسی اور موثق طور پر یہ معلوم ہو سکا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی طرف سے کون کونسے اصحاب کو منتخب کیا جائے گا۔ تاہم اس بارے میں زور شور سے رائے زنی کی جا رہی ہے۔ ۱۳ اگست کے پرچہ میں "انقلاب" نے جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے انتخاب کے خلاف اس بنا پر اظہار رائے کیا ہے۔ کہ انہوں نے سائمن کمیٹی میں مسلمانان پنجاب کی اکثریت کو نقصان پہونچایا۔ یہ درست ہے۔ اور معاصر موصوف کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے چوہدری صاحب کے اس فعل کو بنظر ناپسندیدگی دیکھا۔ اور اس کے خلاف اظہار رائے فرمایا تھا۔ لیکن جب سائمن کمیٹی کے بعد جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے کونسل میں تقریر کرتے ہوئے صاف اقرار کیا۔ کہ میری قوم کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت کو پنجاب میں قائم رکھا جائے۔ اور پھر جو تازہ اعلان مسلمان ممبران پنجاب کونسل کی اکثریت نے کیا ہے۔ وہ خود چوہدری صاحب موصوف کا ہی لکھا ہوا ہے۔ اس پر ان کے دستخط بھی ہیں۔ اور اس میں صاف طور پر سائمن کمیشن کی سفارشات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔

"بنگال و پنجاب کے مسلمانوں کے لئے جو نیابت تجویز کی گئی ہے۔ وہ انصاف سے بعید ہے۔ اور ہرگز قابل قبول نہیں۔ ان صوبوں کے مسلمانوں کے نزدیک بلکہ سارے ہندوستان کے مسلمانوں کے نزدیک کوئی ایسی تجویز قابل قبول نہ ہوگی۔ اگر آٹھ صوبوں میں سے چھ صوبوں میں ہندوؤں کی نمایاں اکثریت سیاسی پیش قدمی میں کوئی روڑا نہ اٹکائے گی۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ پنجاب و بنگال کے مسلمانوں کو کیوں آبادی کے مطابق نیابت نہیں دی جاتی۔ کم از کم اس وقت تک کہ مسلمان تعلیم و اتحاد میں ترقی کر کے نیز دوسری قوموں کی اقتصادی غلامی سے نجات پا کر اس قابل ہو جائیں۔ کہ ان تحفظات کے بغیر بھی محفوظ رہیں۔ اس معاملہ میں کمیشن کی تجاویز پر مسلمانوں کو اس درجہ مایوسی ہوئی ہے۔ کہ قوم کے رہنما قوم کو برطانوی مدبروں کے انصاف و عدل کا یقین دلانے میں حد درجہ کی مشکلات محسوس کر رہے ہیں"

(انقلاب ۱۳ اگست سنہ ۱۹۳۰ء)

پس جبکہ چوہدری صاحب کھلے طور پر اپنی قوم کی رائے تسلیم کر چکے ہیں۔ اور اس کی اکثریت کے قیام پر پورا پورا زور دے چکے ہیں۔ تو مزید مخالفت کے لئے کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔ ان کی لیاقت اور قابلیت شک و شبہ سے بالا ہے۔ قوم کے لئے ان کا خلوص اور سرگرمی قابل تعریف ہے۔ وہ جس کام میں منہمک ہوتے ہیں۔ اس کے لئے محنت و مشقت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ پس جبکہ ان کی مخالفت صرف مذکورہ بالا وجہ سے تھی۔ اور اگر وہ قائم رہتی۔ تو ہم خود اس بارے میں "انقلاب" کے ساتھ ہوتے۔ مگر جب وہ وجہ قائم نہیں رہی۔ تو پھر اس اعتراض پر اصرار کرنے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

معاصر "انقلاب" لکھتا ہے:-

"جس حالت میں سائمن کمیشن کا کوئی ممبر گول میز کانفرنس میں نہیں لیا گیا۔ اور سنٹرل کمیٹی کے تمام ارکان بھی گول میز کانفرنس سے علیحدہ رکھے گئے ہیں۔ پھر پنجاب سائمن کمیٹی ہی کو کیا خصوصیت حاصل ہے۔ کہ اس کا ایک ممبر مسلمانوں کے شدید احتجاج کے باوجود بھی گول میز کانفرنس میں بھیجا جا رہا ہے"!

اس کے ساتھ ہی سائمن کمیشن کے ارکان اور سنٹرل کمیٹی کے ممبروں کو منتخب نہ کرنے کی وجہ یہ قرار دی ہے۔ کہ وہ "سائمن کمیشن کی کارروائی میں منصف اور جج کی حیثیت سے اپنا فیصلہ دے چکے ہیں"!

اگر گورنمنٹ نے اسی اصل کے ماتحت سائمن کمیشن اور سنٹرل کمیٹی کے ممبروں کو گول میز کانفرنس میں شامل نہ کیا ہوتا تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ کسی صوبہ کی سائمن کمیٹی کے ممبر کو اس میں شمولیت کا موقعہ دیا جا سکتا۔ وہ گورنمنٹ جس کے وزیر اعظم نے باوجود ممبران پارلیمنٹ کی ایک بہت با اثر پارٹی کے زور دینے اور بے حد اصرار کرنے کے مسٹر سائمن تک کو گول میز کانفرنس میں شریک نہ کیا۔ اور اس پارٹی کی ناراضگی کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اس کے متعلق یہ خیال کرنا درست نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ کسی صوبہ کی سائمن کمیٹی کے کسی ممبر کو منتخب کر کے اس اصل کو توڑ دے گی۔ وہ "سائمن کمیشن کی کارروائی میں منصف اور جج کی حیثیت سے اپنا فیصلہ" دے چکا ہے۔

سائمن کمیشن اور سنٹرل کمیٹی کے ممبروں کو گول میز کانفرنس میں نہ لینے کی وجہ یہ ہے۔ کہ سائمن کمیشن تو ایک فیصلہ دے چکا ہے۔ اور چونکہ وہ لوگ پارلیمنٹ کے نمائندے تھے۔ انہی کی رپورٹ کو اصل رپورٹ فرض کر کے انہیں الگ رکھا گیا ہے۔ سنٹرل کمیٹی کے ممبروں کے لئے یہ وجہ نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ وہ انگریز سیاسیین کے سامنے بحیثیت نمائندہ اپنے آرا پیش کر آئے ہیں۔ اب دوبارہ انہی کے جانے سے وہ طاقت نہ ہوگی۔ لیکن صوبہ جات کی کونسلوں کے ممبر ولایت جا کر وزراء سے تبادلہ خیالات نہیں کر سکے۔ اس لئے ان پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا۔

یہ ہمارا ہی خیال نہیں ہے۔ بلکہ یہ وجہ خود حضور وائسرائے ہند نے حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالےٰ کے سامنے پیش کی۔ جبکہ آپ نے اپنی ایک ملاقات میں ان سے ذکر کیا۔ کہ سنٹرل کمیٹی کی نمائندگی نہ ہونے پر لوگ معترض ہیں۔ اور اس وجہ کے معقول ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ نمائندگی کا سوال اب تک طے ہی نہیں ہوا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ وزارت ابھی صوبہ جاتی کمیٹیوں کی نمائندگی کی تائید میں نہیں ہے۔ پس نہ معلوم آخر میں کیا فیصلہ ہو۔

دوسرے یہ امر خاص طور پر یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ افواہیں صرف چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کے متعلق ہی نہیں۔ بلکہ ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب اور بعض اور صوبہ جات کی کمیٹیوں کے ممبروں کے متعلق بھی ہیں۔ پس یہ کہنا۔ کہ چودھری صاحب کے متعلق کوئی خاص سازش ہے۔ درست نہیں۔ اگر یہ سازش ہے۔ تو ایسی ہی ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب اور دیگر مسلم ارکان کے متعلق بھی ہے۔ پھر ان کے خلاف کیوں شور نہیں کیا جاتا۔

ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی ضرورت

معاصر "انقلاب" ۱۴ اگست۔ ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی ضرورت کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"مسلمانوں نے اب تک تبلیغ اسلام کے مقصد مقدس کی اہمیت کو پوری طرح محسوس ہی نہیں کیا۔ وہ نہیں جانتے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا سب سے پہلا فرض یہی ہے کہ خدا اور رسول کا پیغام غیر مسلموں کے کانوں تک بوجہ احسن پہنچا دیں۔ تمام سیاسی و تعلیمی تحریکات کا درجہ تبلیغ کے مقابلہ میں ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ علاوہ بریں یہ ایک ایسا مقصد ہے۔

جس کے لئے ہر سیاسی و مذہبی خیال کا آدمی بلا تکلف کوشش کر سکتا ہے۔ شیعہ ہو۔ یا سُنی۔ احمدی ہو۔ یا اہل حدیث۔ حنفی ہو۔ یا شافعی۔ کانگرسی ہو۔ یا لیگی۔ جمعیۃ العلماء سے متعلق ہو۔ یا مجلس خلافت سے۔ کوئی ایک مسلمان بھی تبلیغ اسلام کی اشد ضرورت سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور اپنے عقائد مذہبی و سیاسی کو ذرا ٹھیس بھی لگائے بغیر اس میں حصہ لے سکتا ہے گویا ایک یہی مقصد ہے۔ جس پر سات کروڑ کے سات کروڑ مسلمان متفق اور متحد ہو سکتے ہیں !

فی الواقعہ مسلمانان ہند کے لئے تبلیغ و اشاعت اسلام سب سے ضروری اور اہم فرض ہے۔ جس میں نہ صرف ان کی مذہبی زندگی کا۔ بلکہ ملکی اور سیاسی زندگی کا بھی راز نہاں ہے اور ہر عقیدہ اور ہر خیال کے مسلمانوں کے لئے اپنے اپنے رنگ میں یہ فرض ادا کرنے کے لئے اس قدر وسیع میدان موجود ہے۔ کہ بغیر ایک دوسرے سے ٹکرانے اور روک اوٹ کا باعث بننے کے کام کیا جا سکتا ہے۔ لیکن افسوس اور رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانان ہند کا اکثر حصہ تو اس اتنے اہم فریضہ سے قطعاً غافل ہے۔ اور جو کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کی مخالفت شروع کر دیں۔ اور غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کی بجائے آپس میں جنگ جاری کر دیں۔ ہمیں اس قسم کا ناگوار اور افسوسناک تجربہ کئی مقامات پر ہو چکا ہے۔ کہ ایک علاقہ کے غیر مسلموں میں جا کر ہمارے مبلغوں نے کام شروع کیا۔ اور خدا کے فضل سے اچھی کامیابی حاصل کی۔ مگر مولویوں نے وہاں پہونچ کر بجائے تبلیغ اسلام کرنے کے ہماری مخالفت شروع کر دی۔ اور نومسلموں کو یہاں تک کہا کہ تمہارا پہلی حالت میں رہنا۔ ان لوگوں کے ذریعہ مسلمان ہونے سے ہزار درجہ اچھا ہے ؛۔

ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کا مقابلہ ان لوگوں پر کتنا بُرا اثر ڈال سکتا ہے۔ جو اسلام میں ایک قلیل عرصہ سے داخل ہوئے ہوں۔ اس کی بجائے اگر ہر عقیدہ اور ہر خیال کے مسلمان اپنے اپنے لئے الگ حلقے مقرر کر لیں۔ اور ایک دوسرے سے ٹکرائے بغیر تبلیغ اسلام شروع کر دیں۔ تو اس میں بہت بڑی کامیابی ہو سکتی ہے ؛۔

یونیورسٹی کی نشست اور ہندو

پنجاب میں کونسل کی ایک ممبری یونیورسٹی کی طرف سے جس کا انتخاب مخلوط رکھا گیا ہے۔ یعنی ہندو مسلمان گریجوئیٹوں کی آراء سے ممبر منتخب ہوتا ہے۔ لیکن جب سے یہ نشست قرار دی گئی ہے۔ اس وقت سے برابر ہندوؤں کے قبضہ میں چلی آ رہی ہے۔ کیوں! اس لئے کہ ہندوؤں میں باوجود ان کے قلیل ہونے کے مسلمانوں کی نسبت زیادہ ووٹ ہیں۔ اور ہندو کسی مسلمان کو خواہ کتنا ہی قابل اور کیسا ہی مرنجان مرنج کیوں نہ ہو۔ ایک بھی ووٹ دینے کے لئے تیار نہیں۔ گذشتہ انتخاب کے وقت اس نشست پر لالہ منوہر لال صاحب قابض ہو کر وزیر تعلیم بن گئے۔ ان کے عہد وزارت میں مسلمانوں پر جو کچھ گذری۔ وہ محتاج تشریح نہیں۔ اس وجہ سے مسلمان اب نئے انتخاب میں باوجود یہ جانتے ہوئے کہ لالہ صاحب یونیورسٹی کی نشست کے لئے کھڑے ہو کر محض ہندوؤں کے آراء سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ انہیں ووٹ دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس طرح یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ لالہ جی مشترکہ حلقہ کی طرف سے منتخب ہونے کے باوجود محض ہندوؤں کے منتخب کردہ ہونگے۔ مسلمان انہیں اپنا نمائندہ نہیں سمجھتے ؛۔

اس کے مقابلہ میں ہندو یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان کے مقابلہ میں کسی ہندو کو کھڑا نہ ہونے دیں۔ اور اپنی طرف سے انہیں بلا مقابلہ منتخب کر کے ان کارناموں کی داد دیں۔ جو انہوں نے ہندوؤں کی خاطر اپنے عہد وزارت میں سر انجام دئیے۔ ہندوؤں کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہ ہو گی۔ لیکن مشترکہ انتخاب کے حامی مسلمانوں کے لئے اس میں بہت بڑا سبق موجود ہے کہ وہ شخص جس کے حق میں کوئی مسلمان رائے دینے کے لئے تیار نہیں۔ ہندو اسی کو منتخب کرا رہے ہیں۔ اور محض اس لئے کر رہے ہیں۔ کہ ان کے ووٹ زیادہ ہیں۔ اگر ان میں کچھ بھی دیانت کا مادہ ہوتا۔ تو اتنے سال ایک مشترکہ نشست پر قابض رہنے کے بعد اب کسی مسلمان کو موقع دیتے۔ اور اپنے آراء کے ذریعہ اسے کامیاب بنا کر ثابت کرتے۔ کہ کسی مشترکہ حلقہ کی طرف سے کبھی کسی مسلمان کے کامیاب ہونے کا بھی امکان ہو سکتا ہے ؛۔

مسلمان اخبارات کی خانہ جنگی

خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک نہایت ضروری تحریک کی ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمان اخبارات کی خانہ جنگی کا انسداد کیا جائے خواجہ صاحب نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے :۔

"وقت آ گیا ہے۔ کہ اب مسلمان زیادہ عرصہ تک ان لڑنے والے اور لڑانے والے اخباروں کے ہاتھوں کا کھلونا نہ بنے رہیں"!

اخبار "زمیندار" نے اس بارے میں اظہار رائے کرتے ہوئے جہاں خواجہ صاحب کی اس کوشش کا "دل سے خیر مقدم" کیا ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ :۔

"اخبارات کے ایڈیٹروں اور مالکوں کے ذاتی اختلافات مسلمانوں کے لئے ایک بڑی لعنت ثابت ہو رہے ہیں"!

مسلمانوں اور مسلمان اخبارات کے لئے یہ بہت ہی شرم کی بات ہے۔ کہ اس زمانہ میں ہر قوم کی ترقی اور بہتری کا جو سب سے مؤثر ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ یعنی اخبارات۔ وہ مسلمانوں کے لئے لعنت کا باعث بن رہے ہیں۔ اگر اخبار خوان مسلمان ذاتیات کی الجھنوں میں پڑنے والے۔ تہذیب و شرافت کی مٹی پلید کرنے والے اور ذاتی اختلافات کو قوم کے لئے لعنت کا باعث بنانے والے اخبارات کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔ اور ان کے رویہ کے متعلق نفرت کا اظہار کریں۔ تو انہیں بہت جلدی سمجھ آ سکتی ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو۔ کہ مسلمان اخبارات اپنے ماتھے سے اس کلنک کے ٹیکہ کو دور کرنے کی خود ہی کوشش کریں۔ باوجود اختلاف اور سخت سے سخت اختلاف کے اس وقار اور سنجیدگی سے ایک دوسرے کو مخاطب کرنا چاہئے۔ جو اسلام سکھاتا ہے۔ حتےٰ غیر مسلم اخبارات کو اس پر رشک آئے۔ اور وہ پکار اٹھیں۔ لو کانوا مسلمین۔ کاش کہ ہم بھی مسلمان ہوتے ؛۔

پیشوائے بوہرہ کمیونٹی کا دہلی میں احترام

بوہرہ کمیونٹی کے مذہبی راہ نما جناب ملا ابو محمد طاہر سیف الدین صاحب کے حال ہی میں دہلی تشریف لانے پر ہر فرقہ اور عقیدہ کے مسلمانوں نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اور ان کی تعظیم و تکریم کو ملحوظ رکھا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں اختلاف عقائد کے باوجود آپس میں خوشگوار تعلقات رکھنے اور ایک دوسرے کے قابل تعظیم بزرگوں کا احترام کرنے کا مادہ پیدا ہو رہا ہے ؛۔

معاصر "الامان" کا بیان ہے :۔

"تقریباً تمام ذمہ وار انجمنوں نے آپ کی خدمت میں سپاسنامے پیش کئے۔ عربک کالج میں آپ کی پارٹی ہوئی۔ طبیہ کالج دہلی میں جو تمام ہندوستان کی بلکہ تمام ایشیا میں اپنی نوعیت کی واحد درسگاہ ہے۔ آپ کو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ اور پارٹی دی گئی۔ ہر طبقہ کے معزز و شریف مسلمانوں نے ایک عظیم الشان پارٹی آپ کو میڈسن ہوٹل میں دی۔ آپ نے سویدا الاسلام دہلی کے یتیم خانہ کو بھی ملاحظہ فرمایا۔ اور مدرسہ رحمانیہ دار الحدیث میں بھی آپ کا خیر مقدم کیا گیا۔ یہاں کے ممتاز شعراء نے آپ کی شان میں قصائد لکھے۔ اور علماء کے عربی قصائد آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ غرض ہر طبقہ کی طرف سے آپ کا اس قدر شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ جس کی نظیر آخری سالوں میں نظر نہیں آتی"!

مسلمانان دہلی کی یہ قابل تعریف مثال پیش کر کے ہم توقع رکھتے ہیں کہ دیگر مقامات کے مسلمان اور خود دہلی کے مسلمان ہر فرقہ کے قابل

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب کی الوداعی دعوت میں

۱۰ر اگست ناظر صاحبان صدر انجمن کی طرف سے جو الوداعی دعوت جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب سابق ناظر اعلےٰ کو دی گئی۔ اور جس میں ایڈریس بھی پڑھا گیا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔ (ایڈیٹر)

یہ اجتماع جو اس وقت ہوا ہے۔ اپنی نوعیت میں بالکل نرالا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اسی وجہ سے نہ ایڈریس پڑھنے والے اور نہ جواب دینے والے اپنے جذبات کو ایسے رنگ میں ظاہر کر سکے ہیں۔ جس رنگ میں ایسے موقعوں پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ ہم اس وقت تک ایسے اجتماعوں کے عادی رہے ہیں۔ کہ ہم میں سے کوئی

خدمت دین کے لئے

باہر گیا۔ تو ہم نے اسے الوداع کہا۔ یا باہر سے خدمت دین کرنے کے بعد آیا۔ تو مبارک باد دینے کے لئے جمع ہوئے۔ یا پھر ہم میں سے کوئی جدا ہؤا۔ انسانی ہاتھوں سے نہیں۔ بلکہ الٰہی ہاتھوں سے۔ اور اس کی جدائی اس دنیا کے لحاظ سے ہمیشہ کی جدائی تھی۔ اور اس دنیا میں اس سے اجتماع ناممکن تھا۔ میں سمجھتا ہوں

اللہ تعالیٰ کی حکمتیں

ہر ایک کام کے پیچھے مخفی ہوتی ہیں۔ بسا اوقات خموشی کلام سے زیادہ موثر اور عبرت پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ پس میرے نزدیک اگر ایڈریس پڑھنے والے اور جواب ایڈریس دینے والے بعض امور پر ساکت رہے ہیں۔ تو یہ قدرتی امر تھا۔ اور میں بھی ان امور کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ میں اس وقت صرف یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خانصاحب کو یہاں سے

جانے کی اجازت

دینے میں میرا جہاں تک دخل ہے۔ اس کے متعلق اپنے خیالات کی ایک حد تک تشریح کردوں۔

میں نے اس وقت غور کیا ہے۔

مسلمان ریاستوں کی حالت

بہت ہی قابلِ رحم ہو رہی ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ والیانِ ریاست لاکھوں کماتے اور لاکھوں خرچ کرتے ہیں۔ لیکن درحقیقت میرے نزدیک ان سے زیادہ قابلِ رحم کوئی نہیں۔ وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔ ان کے تن بدن کو نہیں لگ رہا۔ جیسے ایک دُبلا پتلا شخص بہت سی غذا کھالے تو اس سے اس کے بدن کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ والیانِ ریاست بہت سی رقوم یا اوقات خرچ کرتے ہیں۔ لیکن نتائج قومی کے لحاظ سے ان کی وہی حالت ہے۔ جو کمزور کو زیادہ غذا دینے پر ہوتی ہے۔ عام طور پر اسلامی ریاستوں کی یہی حالت ہے۔ مذہبی نقطہ نگاہ کو اگر مدنظر نہ رکھیں۔ اور ملکی لحاظ سے اسلامی ریاستوں کو دیکھیں۔ تو وہ بہت گری ہوئی ہیں۔ میرا خیال ہے۔ ہندوستان میں اگر تغیر ہؤا۔ اور ضرور ہوگا۔ تو سب سے پہلے اور

سب سے زیادہ صدمہ

اسلامی ریاستوں کو پہنچے گا۔ ایک فرد کی مصیبت کا بھی صدمہ ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ دوسروں کی نیابت کا درجہ رکھتے ہیں۔ انکی مصیبت کا صدمہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ آج خواہ کوئی کچھ خرچ کرے۔ خواہ کتنی بڑی قربانی کرے۔ خواہ کیسے ایثار سے کام لے مگر وہ دن واپس نہیں لاسکتا۔ جبکہ

ہندوستان میں اسلام کی حکومت

تھی۔ جس وقت اسلامی حکومت کے دوران میں مسلمانوں کے نمائندوں کی کمزوری کی وجہ سے وہ داغ بیل پڑی۔ کہ جب تغیر ہوا۔ تو ہندوستان کے مختلف علاقے

ہندوؤں کے ہاتھ میں

چلے گئے۔ مسلمانوں نے آپس کی لڑائیوں اور جھگڑوں سے مجبور ہو کر مالیہ کا سارا انتظام ہندوؤں کے ہاتھ میں دیدیا۔ مسلمانوں نے مسلمانوں کا اعتبار نہ کیا۔ مسلمانوں نے مسلمانوں کے ہاتھ میں اموال کو مامون نہ سمجھا۔ یا مسلمانوں نے سمجھا۔ اگر حکومت کی باگ کسی مسلمان کے ہاتھ میں چلی گئی۔ تو وہ حکومت کے خلاف کھڑا ہو جائیگا۔ اس لئے وہ زیادہ

اہم اور ذمہ واری کے کام

ہندوؤں کے سپرد کرکے اپنے ہاتھوں اپنی گردن کاٹتے رہے۔ اور اپنے ہاتھوں اپنی سواری کی باگ ہندوؤں کے ہاتھ میں دیتے رہے۔ اس لئے جب سوار مارا گیا۔ تو سائیس اور کوچوان گھر کا مالک ہوگیا۔ گاڑی اس کے ہاتھ میں آگئی۔ پھر جدھر اسے چاہا لے گیا۔ جب انگریز ہندوستان میں آئے۔ تو مسلمان حکمرانوں کی طرف سے مختلف علاقوں کے جو ہندو محصل مقرر تھے۔ انہوں نے ان علاقوں کو اپنا مال قرار دے لیا۔ اور ان پر قابض ہوگئے۔ آج وہ دن مسلمان واپس نہیں لاسکتے۔ آج ہماری

ساری مصیبتیں

اس غفلت کی وجہ سے ہیں۔ جو اس وقت کی گئی۔ جبکہ خدا نے مسلمانوں کو ہندوستان کی حکومت دی تھی۔ آج انگلستان کی حکومت سب سے بڑی حکومت ہے۔ لیکن محض اس لئے کہ ہندوستان اس کے قبضہ میں ہے۔ وہ انگریز جو ہر لفظ تول کر منہ سے نکالنے کا عادی ہے۔ اور بات کو کئی غلافوں میں لپیٹ کر کہنے کا خوگر ہے۔ وہ بھی کبھی کبھی جوش میں آکر دوسروں سے کہدیتا ہے۔ تم

ہندوستان کو آزادی

دینا چاہتے ہو۔ مگر اس کو آزادی دیکر انگلستان کا کیا باقی رہ جائیگا۔ وہ یہ اس لئے کہتا ہے۔ کہ سمجھتا ہے۔ اس تغیر کے بعد انگریز قوم کی شوکت اور شان مٹ جائیگی۔ پس وہ جو ہمیشہ عادی ہے۔ کہ بات کو تول کر اور الفاظ کے پردوں کے نیچے مخفی کرکے بیان کرے۔ وہ بھی بول پڑتا ہے۔ غرض وہ حکومت جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ

دنیا میں سب سے بڑی حکومت

ہے۔ اس کی بڑائی اور شان کا انحصار ہندوستان پر ہی ہے۔ اسی ہندوستان کی حکومت خدا نے مسلمانوں کو دی تھی۔ اور اس شان کے ساتھ دی تھی۔ کہ ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک مسلمانوں کی حکومت تھی۔ مگر مسلمانوں نے غفلت سے اسے اپنے ہاتھوں سے نکال دیا۔ اس غفلت سے ایسا صدمہ مسلمانوں کو پہونچا۔ جس کا ازالہ ان کے ہاتھ میں نہیں بے شک اس کے لئے وہ ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ مگر ان کی یہ ایسی ہی کوشش ہے جیسے سمندر کے درمیان ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا جائے۔ جسے بہت کم تیرنا آتا ہو۔ اس کی کوشش قابل تعریف اور قابل قدر ہوگا۔ مگر اس کا کنارے تک پہونچنا بہت مشکل ہے۔ یہی حالت مسلمان ریاستوں کی ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ایک اور بات بھی ہے۔ اور وہ یہ۔ کہ

مسلمان ریاستوں کی ہستی

یادگار ہے۔ اس اسلامی شوکت اور شان کی۔ جو ہندوستان

میں قائم تھی۔ اور یادگار ہے اُس زمانہ کی۔ جب مسلمانوں کو خدا نے ہندوستان کی حکومت دی تھی۔ اسی طرح ہر ہندو ریاست یادگار ہے مسلمانوں کی غلط پالیسی اختیار کرنے کی۔ ہر مسلمان ریاست کی ہستی یاد دلاتی ہے۔ کہ تمہیں خدا نے اس ملک کی حکومت دی تھی۔ اور یہ بھی قابل قدر چیز ہے۔ مگر افسوس کہ یہ آثار بھی مٹ رہے ہیں۔ ہر قوم کیلئے اپنے

آباؤ اجداد کے آثار

کے نیچے بہت سے سبق اور عبرتیں پنہاں ہوتی ہیں۔ اور قومیں بڑی حفاظت سے انہیں محفوظ رکھتی ہیں۔ پھر وہ آثار باپ دادوں کی یاد دلاتے ہیں۔ اس لئے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ انگریز بھی پرانے آثار کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ آرام و آسایش کے لحاظ سے گو مفید نہیں ہوتے۔ مگر اس بُعد کو جو ہم میں اور قدیم زمانے کے لوگوں میں واقع ہوگیا ہے۔ دور کرتے ہیں۔ اور جذبات کو اس طرح اکساتے ہیں۔ کہ ان کے پردوں پر اُڑ کر ہم قدیم لوگوں میں جا شامل ہوتے ہیں۔ پس گو اسلامی ریاستیں

اسلامی شان و شوکت

کی قائم مقام نہیں۔ مگر اسلامی حکومت کی یادگار ضرور ہیں اور مسلمانوں کو بتاتی ہیں۔ کہ یہ ملک تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا تھا۔ اور اس کے جو نشان ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے اندر زندگی اور تازگی پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ پس میں جہاں تک سمجھتا ہوں۔ اسلامی ریاستوں کے مٹنے سے وہ تعلقات جو مسلمانوں کو زمانۂ ماضی سے ہیں۔ کمزور ہو جائینگے۔ اس لئے مجھے ہمیشہ

اسلامی ریاستوں کی اصلاح اور ترقی

کا خیال رہتا ہے۔ اور اگر کسی ریاست میں کسی احمدی کے جانے کا موقع ہو۔ تو خیال آتا ہے۔ شاید اسی کے ذریعہ اس ریاست کی حفاظت کا کوئی سامان پیدا ہو جائے۔ یا شاید یہی اس کی نجات کا ذریعہ بن جائے۔ اسی وجہ سے باوجود اس کے کہ میں ریاست کی ملازمت کو زیادہ اچھا نہیں سمجھتا۔ خیال آتا ہے۔ کہ احمدی وہاں جائیں۔ اور کام کریں۔ شاید خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ ان ریاستوں کی اصلاح کر دے۔ اور والیان ریاست جن کے دل اُس درد سے خالی ہیں۔ جو

قومی درد

ہوتا ہے۔ وہ بھی درد محسوس کرنے لگیں۔ اور شاید انہیں خیال آئے۔ کہ جو کچھ ان کے پاس ہے۔ اس کی پوری طرح حفاظت کریں۔ اس لئے نہیں۔ کہ اپنے نفسوں پر خرچ کریں۔ یا اپنے بال بچوں پر خرچ کریں۔ بلکہ اس لئے کہ اسلام کے لئے مفید ثابت ہو۔ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کے کام آئے ان کی بہتری اور بھلائی کا ذریعہ بنے۔ اسی لئے میں نے خان صاحب کو

جانے کی اجازت

دی ہے۔ ان کا وطن بھی وہیں ہے۔ شاید ان کے ذریعہ ایسے خیال خدا تعالےٰ والئے ریاست کے دل میں ڈال دے۔ اور ان کی توجہ اس طرف مبذول ہو جائے۔ کہ اسلامی شان و شوکت جو اثر اور یادگار ان کے پاس چھوڑ گئی ہے۔ اُسے قائم رکھیں۔ بے شک مسلمان ریاستوں کے حالات ایسے ہیں کہ بغیر عظیم جد و جہد کے ان کی اصلاح مشکل ہے۔ مگر ہم ایک مذہبی جماعت ہیں۔ ہمیں یہی امید اور توقع رکھنی چاہئے۔ کہ

اصلاح ضرور ہو۔

اگر سیاسی نقطۂ نگاہ کو مد نظر رکھیں۔ تو مسلمانوں کی موت یقینی نظر آتی ہے۔ مگر ہمیں ایک ایسی چیز حاصل ہے۔ جو اور کسی کو حاصل نہیں۔ اور وہ خدا تعالےٰ کا غیب ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص بیمار ہوتا ہے۔ اور اس کے عزیز و اقارب اس کی زندگی سے مایوس ہو کر رونے لگ جاتے ہیں۔ مگر وہ اچھا ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ کیوں روتے ہیں۔ اس لئے کہ انہیں پتہ نہیں ہوتا۔ وہ بچ جائیگا۔ اسی طرح کئی تندرست عزیزوں میں بیٹھے خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں۔ اور کسی کو خیال بھی نہیں ہوتا۔ کہ ان میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ مگر یک لخت کسی کے دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ اور وہ مرجاتا ہے۔ اگر ان لوگوں کو معلوم ہوتا۔ کہ ان میں سے فلاں ابھی مرنے والا ہے۔ تو وہ ہنسی خوشی کی بجائے رونے پیٹنے۔ اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ انہیں موت کا علم نہیں ہوتا۔ غرض

غیب کی باتیں

بہت بڑے تغیر پیدا کر دیتی ہیں۔ بہت سے ہنسنے والوں کو رلا دیتی اور بہت سے رونے والوں کو ہنسا دیتی ہیں۔

مسلمانوں کی سیاسی حالت

فی الواقع ایسی ہی ہے۔ کہ ہر ایک کو رُلا دے۔ مگر ہمیں اس لحاظ سے نہیں رُلا سکتی۔ بے شک ہمیں بھی رونا آتا ہے۔ مگر وہ درد کا رونا ہے۔ مایوسی اور ناامیدی کا رونا نہیں۔ پس ہم بھی مسلمانوں کی موجودہ حالت پر افسوس اور غم کرتے ہیں۔ مگر ہمارا افسوس مایوسی اور ناامیدی کا نہیں۔ بلکہ درد کا ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ اور حق الیقین کے طور پر جانتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے

مسلمانوں کی ترقی کے سامان

کئے ہیں۔ اور مسلمان ضرور ترقی کرینگے۔ کُفر مٹنے والا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا دین ضرور پھیلیگا۔ مگر چونکہ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں بتایا۔ کہ اس کے لئے کونسا دروازہ کھلیگا۔ اور کونسے ذریعہ سے ترقی دیگا۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری قوت عملیہ کو موت سے بچانے کے لئے ذرائع غائب کر دیئے۔ مگر ہمیں امید اور یقین دلانے کیلئے نتائج بتا دیئے۔ پس نتائج حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم جد و جہد کریں۔ اسی اخفاء کی حالت کو دور کرنے کیلئے ہم ہر قسم کی کوشش کرتے ہیں۔ انہی کوششوں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ریاستوں میں ہمارے آدمی جائیں۔ مَیں نے اسی نیت سے خانصاحب کو جانیکی اجازت دی ہے۔

باقی ہر شخص اپنے کام کا اللہ تعالیٰ سے بدلہ پانیوالا ہے۔ اور

خدا تعالےٰ کا معاملہ

ظاہر پر نہیں۔ بلکہ باطن پر ہوتا ہے۔ بیسیوں آدمی بظاہر اچھا کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن انکے قلب کی حالت خدا کے نزدیک سیاہ ہوتی ہے۔ اور بہت سے لوگ قابل اعتراض سمجھے جاتے ہیں۔ مگر خدا کے نزدیک اچھا کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ کوئی بندہ کسی کو نہ بدلہ دیکھتا ہے۔ نہ عزت اور ذلت پہنچا سکتا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ مَیں اس امر کو چھوڑتا ہوں۔ اور یہ بتاتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ

خانصاحب کی جدائی

تکلیف دہ ہے۔ میں نے کیوں انہیں جانے کی اجازت دی۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالےٰ ہمیں اسلامی ریاستوں کو ترقی کے درجہ پر پہنچانے کی توفیق دے۔ ہم نہیں جانتے۔ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی شان و شوکت کا ذریعہ کونسا ہے۔ ریاستیں یا کوئی اور۔ مگر ہمارا کام ہے۔ کہ ہر دروازہ پر پہنچیں۔ اور ہر رستے سے گزرنے کی کوشش کریں۔ اسی نیت سے میں نے یہ کام کیا ہے۔ خانصاحب بھی اسی نیت سے جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ انکے لئے رامپور بھی قادیان بن سکتا ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جنگ کے لئے چلے۔ تو بعض کو انتظام اور حفاظت کے لئے پیچھے چھوڑ گئے۔ پیچھے رہنے والوں کو اس بات سے کرب ہوا۔ کہ وہ

ثواب سے محروم

رہ گئے ہیں۔ اِس لئے وہ آگے آکر آپ سے ملے۔ اور عرض کیا۔ ہمیں بھی ساتھ لے لیا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں وہاں بیٹھے ہی وہ ثواب ملیگا۔ جو جنگ میں جانے والے کو حاصل ہوگا۔ بیشک مقام بھی معزز ہوتا ہے۔ اور اسمیں رہنے سے بھی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ مگر باہر ہو کر بھی وہ برکات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ بشرطیکہ باہر رہنے میں بھی وہ غرض مد نظر ہو۔ جو اس مقام میں رہنے سے ہے۔ اسیطرح صحابہ ایک جنگ پر گئے۔ وہ بہت خوش تھے۔ کہ بڑے ثواب کے کام کیلئے جا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کئی لوگ مدینے میں ہیں۔ کہ جو ثواب تمہیں ملیگا۔ وہی انکو ملیگا۔ یوں تو صحابہ بخیل نہ تھے۔ اپنے دوسرے بھائیوں کو ثواب سے محروم دیکھنے پر خوش نہ تھے۔ مگر انہیں تعجب ہوا۔ کہ یہ کیا؟ وہ گھر بیٹھے کسطرح وہی ثواب حاصل کرسکتے ہیں۔ جو جنگ میں شامل ہونیوالوں کو ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے اس تعجب کو دیکھکر فرمایا۔ بیشک وہ تمہارے ساتھ شامل نہیں لیکن اُنکے دل شامل ہیں۔ وہ معذوریوں کیوجہ سے رہ گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں وہ ایسے ہی ہیں جیسے تم کام کرنیوالے۔ تو انسان کے لئے ہر مقام بابرکت ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ اسکا دل اور روح خدا تعالےٰ کے آستانہ پر گری ہوئی ہو۔ بشرطیکہ وہ اُن کاموں

نبوّتِ محمدیہ کی حقّانیت کا زندہ ثبوت

فخرِ کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیّت پر منجملہ دیگر شواہد و اثبات کے لاریب وہ عظیم الشان پیشگوئیاں بھی عظیم القدر ثبوتِ صداقت ہیں۔ جو آج سے سینکڑوں برس پیشتر وادیٔ غیر ذی زرع میں رہتے ہوئے آپ کی زبانِ فیض ترجمان سے ایسے حال میں بیان ہوئیں۔ جبکہ ان کے پورا ہونے کا کوئی ظاہری سامان تو الگ۔ رہا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر اپنے وقت پر انہی پیشگوئیوں نے پورا ہو کر آپ کی صداقت پر مُہر تصدیق ثبت کر دی۔

انبیاء کی پیشگوئیاں

انسان کا اگر خدا سے تعلق نہ ہو۔ تو وہ اپنے زورِ علم سے آیندہ زمانہ میں ہونے والے مہتم بالشان واقعات کی خبر نہیں دے سکتا۔ صرف عالم الغیب خدا ہی ہے۔ جو جانتا ہے۔ کہ آیندہ کیا ہو گا۔ پس جب تک خدا تعالےٰ کسی انسان پر اپنے غیب کا دروازہ نہ کھولے اور اُسے خود کسی واقعہ سے مطلّع نہ فرمائے۔ ناممکن۔ اور قطعی ناممکن ہے۔ کہ وہ آپ ہی آپ کسی معمولی امر کے متعلق بھی تحدّی سے اعلان کر سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خدا کے انبیاء کی صداقت کا بڑا ثبوت وہ پیشگوئیاں اور الہامات ہوتے ہیں۔ جو بالآخر نشانات و معجزات کے رنگ میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ وہ پیش از وقت ایسے اہم امور کا انکشاف کرتے ہیں۔ جو کسی انسانی عقل و فکر میں نہیں آ سکتے۔ دُنیا اُن پر ہنستی ہے۔ لوگ انہیں مجنون کی بڑ کہتے ہیں۔ مدبّرین اور ملک کے خطباء و ادباء اُنہیں حقیر جانتے ہیں۔ مگر آخر زمانہ بتاتا ہے۔ کہ وُہی بات جو انہوں نے کہی۔ پُوری ہوئی۔ جس لئے کا انہوں نے اظہار کیا۔ وہی صائب اور درست ثابت ہوئی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے مکہ کی سرزمین میں رہتے ہوئے۔ وادیٔ غیر ذی زرع میں قیام فرماتے ہوئے۔ تہذیب و شائستگی کے دعویداروں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے ایسے حال میں جبکہ آپ کے پاس ظاہری علم کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ جبکہ اُمّی کا خطاب آپؐ کا طرّۂ امتیاز تھا۔ ایسے مہتم بالشان واقعات کے متعلق بیسیوں نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ جو آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو رہتی دنیا تک انشاء اللہ پوری ہو کر تمام مذاہب عالم پر اسلام کی حقانیت اور فضیلت ثابت کرتی رہینگی۔

اگر محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اُلوہیت کے سرچشمہ سے فیضیاب نہیں تھے۔ اگر آپؐ کا معلّم الٰہ العالمین اور خالقِ ارض و سماء نہیں تھا۔ تو پھر کیونکر آپؐ کی زبان پر وُہ کچھ جاری ہُوا۔ جسے دنیا نے پورا ہوتا اپنی آنکھ سے دیکھا۔ قرآن کریم پڑھیئے۔ اسمیں کس قدر پُر ہیبت و پُر شوکت پیشگوئیاں موجود ہیں۔ کتنے اہم امورات کا اس میں قبل از وقت انکشاف کیا گیا ہے۔ پھر حدیثیں پڑھیئے۔ وہاں بھی لاتعداد معجزات و نشانات نظر آئیں گے۔ ہاں صرف آنکھوں سے جہالت کی پٹّی دُور کر کے اور دماغ دقیانوسی خیالات سے منزّہ کر کے اگر انسان نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے حالات پر نظر دوڑائے۔ تو یقیناً اس کی ضمیر اسے مجبور کریگی۔ کہ وہ آپکو سچا اور ممتاز مانے۔ آپ کی غلامی میں بصد شوق و تمنا آئے۔ اور یہ کہتا ہُوا آئے ؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

ایک خاص پیشگوئی

اُنہی پیشگوئیوں میں سے جن کا ظہور ایک مومن کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہے۔ اور جن پر غور و فکر ایک کافر کے لئے حصولِ رُشد کا سبب ہو سکتا ہے۔ وہ پیشگوئی بھی ہے جو حدیثوں میں ان الفاظ میں آ چکی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں قرآن دنیا سے اُٹھ جائیگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے یہ اس وقت فرمایا۔ جب قرآن کی اشاعت کے لئے آپ لرزہ خیز مصائب و مشکلات میں سے گزر رہے تھے۔ جب آپؐ کے صحابہؓ محض عشقِ محمدؐ اور محبتِ قرآن کے جُرم میں مارے اور پیٹے بلکہ قید اور قتل کئے جاتے تھے۔ ایسے نازک وقت میں فرمایا۔ "قرآن ایک وقت دنیا سے اُٹھ جائیگا"۔ اس میں آپؐ نے اپنی امت کو بتلایا۔ کہ قرآن دنیا میں پھیلیگا۔ اور خوب پھیلیگا۔ آج اگرچہ تکالیف کا زمانہ ہے شدائد کا وقت ہے۔ مصیبت ہی مصیبت محیط ہے۔ مگر فکر نہ کرو۔ انہی مصائب کے نتیجہ میں اور انہی مشکلات کے عوض خدا اسے چار دانگ عالم میں پھیلائیگا۔ دنیا قرآن کے آگے اپنا سر جھکائے گی۔ اسلام قبول کریگی۔ مگر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا۔ جب مسلمان خوابِ غفلت میں مُبتلاء ہو جائیں گے۔ قرآن کی اشاعت سے بے پرواہ ہو جائیں گے۔ اس پر عمل کرنا ترک کر دینگے۔ تب قرآن اُن سے اُٹھا لیا جائیگا۔ یعنی قرآن کی رُوح لوگوں میں نہیں رہیگی۔ الفاظ ہونگے۔ مگر عمل نہ ہوگا۔ کتاب ہو گی۔ مگر اس کی حقیقی قدر نہ ہو گی۔

پیشگوئی کا پُورا ہونا

دنیا نے دیکھا۔ یہ پیشگوئی کس وضاحت کے ساتھ پُوری ہوئی۔ دنیا میں قرآن پھیلا۔ اور خوب پھیلا۔ اسلامی عظمت کے آگے قیصر و کسریٰ کی حکومتیں ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ مسلمان فاتحین نے تمام ممالک پر قبضہ جمایا۔ بادشاہوں اور سلاطین نے اسلام کا حلقہ بگوش ہونا اپنے لئے فخر سمجھا۔ عالم ملکوت سے ندا آئی۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تبلیغ پہنچ گئی۔ نورِ محمدی کا جلوہ دنیا میں پورا ہو گیا۔ مگر پھر اس پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں پر غفلت طاری ہو گئی۔ وہ بیدار تھے۔ پھر سو گئے۔ ہوشیار تھے۔ پھر بدہوش ہو گئے۔ اُنھوں نے قرآن کو چھوڑ دیا۔ اس پر عمل کرنا ترک کر دیا۔ اس وقت قرآن اُٹھ گیا۔ یعنی قرآن پر عمل نہ رہا۔ ظلمت چھا گئی۔ اور لوگوں پر تاریکی مسلّط ہو گئی۔ کیونکہ ؎

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے رزقِ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

تب خدا تعالےٰ نے عین اُسی سنت اللہ کے مطابق جو ہمیشہ سے کائناتِ عالم میں جاری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نازل کیا۔ کیونکہ تاجدارِ مدینہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔ نے اپنی پیشگوئی میں یہ بھی فرمایا تھا۔ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہٗ رجل من ابناء فارس۔ اگر ایمان ثریّا پر بھی چلا جائے گا۔ تو فارسی النسل مسیح موعودؑ اسے واپس لائے گا۔ آپ موعودِ اقوام کی حیثیت میں دنیا میں تشریف لائے۔ قرآن کا احیاء کیا۔ امتِ محمدیہ کو جگایا۔ اور کہا۔ آؤ۔ میں تمہیں وہ خزائن دیتا ہوں۔ جو تم پر پوشیدہ ہو گئے تھے ؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی جو بے نظیر خدمت کی۔ اور جس طرح اس کے حقائق اور معارف بیان کئے۔ وہ اِس امر کا بیّن ثبوت ہیں۔ کہ فی الحقیقت آپ خدائے پاک کی طرف سے مبعوث ہوئے تھے۔ اس کے متعلق مزید تفصیل انشاء اللہ اگلے نمبر میں پیش کی جائیگی۔

لالہ موسیٰ میں میلاد کا جلسہ

۲۶ر جولائی ینگ مسلم ایسوسی ایشن قائم کی گئی۔ جس کی زیر اہتمام ۱۰ر اگست بصدارت جناب ملک علی حیدر خان صاحب سب انسپکٹر عید میلاد النبی کی تقریب پر ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں مولوی عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے گجراتی احمدی حافظ فضل الرحمٰن صاحب چوہدری غلام احمد صاحب اور دیگر معزز حضرات نے سیرت نبوی پر تقریریں کیں۔ ملک رحمت اللہ صاحب احمدی نے ایک نظم پڑھی۔ جلسہ [illegible] (سیکرٹری ینگ مسلم ایسوسی ایشن لالہ موسیٰ)

دمشق کے ایک اخبار میں احمدیت کا ذکر

دمشق کے ایک عربی ہفتہ وار اخبار "الناقد" نے اپنی ۱۳ جولائی ۱۹۳۰ء کی اشاعت میں "المذہب الاحمدی" کے عنوان سے ایک مکالمہ درج کیا ہے جو امیر جماعت احمدیہ دمشق سید منیر الحصنی صاحب کے ساتھ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اخبار مذکور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور امیر جماعت دمشق کے فوٹو بھی شائع کئے ہیں۔ مضمون کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ہم اکثر سنتے ہیں۔ کہ احمدی مذہب مختلف ممالک مثلاً امریکہ یورپ۔ مغربی افریقہ۔ جنوبی افریقہ۔ ہندوستان۔ اور جزیرہ جاوا و سماٹرا میں پھیلتا چلا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ خاص ہمارے ملک اور ہمارے شہر (دمشق) میں بھی کثرت سے اس مذہب کے ماننے والے (یعنی احمدی) موجود ہیں۔ اس پر ہمیں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ اس مذہب کی خاص باتوں کے متعلق اطلاع حاصل کریں۔ اس مقصد کے لئے ہم دمشق کی جماعت احمدیہ کے رئیس سید منیر الحصنی کے پاس گئے۔ اور ہمارے اور انکے درمیان ایک طویل گفتگو ہوئی۔ جو ہم قارئین کرام کی ضیافت طبع کے لئے مختصر طور پر درج کرتے ہیں۔

ایڈیٹر۔ کیا آپ ہمیں احمدی مذہب کی حقیقت اور اُس کے بانی کے حالات سے مطلع فرمائینگے۔ اور یہ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنے دعوےٰ سے قبل کس دین کے پیرو تھے؟

سید منیر الحصنی۔ احمدیت حقیقی اور صحیح اسلام ہی کا نام ہے۔ اور ہر ایک بات جو اسلام کے مخالف ہو۔ ہم (احمدی) اس سے بکلی بیزار ہیں۔ اس سلسلہ کا نام ۔ احمدیت۔ باقی فِرَق اسلامیہ سے تمیز کرنے کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی غرض نہیں۔ اور بانیٔ سِلسِلہ حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب جو ہندوستان کے مشاہیر میں سے تھے۔ ان کی طرف اس کی نسبت ہے۔

مسئلہ نبوت

ایڈیٹر۔ کیا آپ بانیٔ سِلسِلہ احمدیہ کی نبوت پر اعتقاد رکھتے ہیں؟

سید منیر الحصنی۔ ہاں بے شک ہم بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی نبوت پر یقین و اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک وہ وہی "المسیح المنتظر" ہیں۔ جن کا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں وعدہ دیا تھا۔ اور تمام مسلمان اجماعی طور پر مسیح موعود کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ وہ جب آئیگا۔ تو نبی ہوگا۔ مسلمانوں پر اب صرف یہ بات لازم ہے۔ کہ وہ اس بات کی تحقیق کریں۔ کہ دعوےٰ کرنے والا اپنے دعویٰ میں صادق ہے یا نہیں۔ اور کیا یہ وہی شخص ہے جس کا صدیوں سے انتظار کیا جارہا تھا یا نہیں؟

ایڈیٹر۔ آپ اپنے اس اعتقاد کا آیت خاتم النبیّین سے کس طرح توافق کرتے ہیں۔

سید منیر الحصنی۔ خاتم النبّیین کا لفظ انقطاعِ نبوت پر دلیل نہیں۔ اگر اس کے یہی معنے ہوتے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مطلق کوئی نبی نہیں آئیگا۔ تو لفظ "غیرہٗ" کے موجود نہ ہونے کا کیا سبب؟ یعنی اگر مطلق نبوۃ کی نفی ہوتی۔ تو خاتم غیرہٖ کے الفاظ ہوتے۔ علاوہ ازیں لفظ خاتم اصل لغت میں انتہاء اور اختتام کے معنوں کے لئے وضع نہیں کیا گیا۔ بلکہ مُہر اور تصدیق کے لئے ہے۔ چنانچہ عرب لوگ لفظ خاتم کے یہی معنے لیتے تھے۔ ایک عرب شاعر کہتا ہے۔

فُجِعَ القریضُ بخاتم الشعراء
وغدیر روضتہ حبیب الطائیؒ

یعنی حبیب الطائیؒ کے بعد اُس جیسا شاعر اور کوئی پیدا نہ ہوگا۔ اور انہی معنوں میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے علی تو خاتم الاولیاء ہے۔ اب کوئی عقلمند انسان ایسا نہیں جو یہ کہے۔ کہ ولایت حضرت علی کے بعد ختم ہوگئی۔ اسیطرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تفسیر در منثور میں فرماتی ہیں۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ پس اگر لفظ خاتم کا مفہوم سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ جو شیوخ اور علماء کا مذہب ہے۔ تو حضرت عائشہ رضؓ کے اس قول کے کیا معنی ہونگے۔ اور اسی کے مثل قول ہے حضرت مغیرہؓ کا۔ جب ایک شخص نے ان کے سامنے کہا۔ صلے اللہ علےٰ محمدٍ خاتم النبیّین ولا نبی بعدہ۔ تو انہوں نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا۔ حسبک ان تقول خاتم النبیّین۔ لانا کنا نسمع ان عیسےٰ سینزل فاذا نزل فھو نبی قبلہ و بعدہ۔ کہ تجھے صرف خاتم النبیّین کہنا کافی ہے۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نازل ہونے والے ہیں پس جب وہ نازل ہونگے۔ تو نبی ہوں گے:

نبوت کا استمرار

اِس کے مقابلہ میں نبوت کے استمرار پر دلالت کرنے والی آیتوں میں سے بعض یہ ہیں۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً و من الناس۔ اور یا بنیٓ آدم اِمّا یأتینّکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیاتی فمن اتقٰی واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اس آیت میں یا بنیٓ آدم سے خطاب مسلمانوں کو ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ اس سے قبل کی آیت یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجدٍ۔ میں یا بنیٓ آدم سے مسلمان مراد ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی آیتیں ہیں۔ جو دلالت کرتی ہیں۔ کہ ایک شخص آنے والا ہے۔ جو نبی ہوگا۔ خصوصاً افمن کان علےٰ بیّنۃٍ من ربّہٖ و یتلوہ شاھد منہ۔ و من قبلہ کتاب موسیٰ اماما و رحمۃ۔ پس وہ شاہد جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آئیگا۔ ممکن نہیں۔ کہ وہ نبی نہ ہو۔

قتل دجّال

ایڈیٹر۔ کیا آپ کے بانیٔ سلسلہ نے دجال کو قتل کیا۔ اور دجال آپ کے خیال میں کون ہے؟

سید منیر الحصنی۔ ہاں بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے حجّت و برہان کے ساتھ قتلِ دجال کیا۔ اور دجّالی عقائد کو مغلوب نہ ہونے والے دلائل کے ساتھ باطل کیا۔ دراصل دجال کنایہ ہے ان لوگوں سے جو تمام بلادِ اسلامیہ میں ایک وباء کی طرح پھیل گئے ہیں۔ یعنی پادری لوگ جو لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرتے رہتے ہیں۔ اور مہدی کا نام مسیح اس وجہ سے رکھا گیا۔ کہ وہ آخری زمانہ میں آکر مسیحی مسیحیت یعنی اسلام کی مدد کریگا۔ اور دشمنوں سے انتقام لیگا۔ اور بالمقابل دجّال کا نام المسیح الدجال اِس لئے رکھا گیا۔ کہ وہ دین کے لحاظ سے مسیحیت کی طرف منسوب ہوگا۔ دجال کا نام قرآنِ مجید میں یاجوج و ماجوج بھی رکھا گیا ہے۔ ان کے آباؤ اجداد کی طرف نسبت کرتے ہوئے جیسا کہ تورات میں وارد ہوا ہے۔ ان ماجوج سکّان موسکو و روسیا و طوباسق۔ یعنی اہل روس جو یورپ کی طرف نقل مکانی کر گئے۔ اور ان ایام میں بکثرت پھیل گئے ہیں۔ وہ ماجوج ہیں۔ اور ہم آج اہل یورپ کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ ہواؤں کو پھاڑتے ہیں۔ سمندروں کو چیرتے ہیں۔ اور دنیا کے دشوار گذار راستوں کو پامال کرتے ہیں۔ مطابق قرآنِ مجید کی اس پیشگوئی کے کہ وھم من کل حدب ینسلون۔

آپ کسی عیسائی پادری اور مناد کو نہیں پائیں گے۔ جو احمدیوں سے مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور عنقریب اسلام کو بتدریجؔ فتح اور نصرت حاصل ہوگی جسطرح مسیحیت کو قرون اولیٰ میں حاصل ہوئی۔

وصیت نمبر ۲۲۶۸

میں فتح علی ولد اللہ دتا قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن دولمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

چونکہ فی الحال میری کل جائداد مبلغ -/۹۶۰ روپیہ ہے۔ جو میری ملازمت مدرسیت خالصہ ہائی سکول چکوال تقریباً سولہ سال کا پراویڈنٹ فنڈ تھا۔ سوائے اس کے اب میرا کوئی ذریعہ معاش کا نہ آمد کا اور نہ ذریعہ خرچ خوراک ہے۔ کیونکہ میری لمبی بیماری میں میرا نام سکول سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ اب میرا اور میرے بال بچوں کا گذارہ اسی رقم پر ہے۔ اس واسطے چونکہ زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں یکمشت یہ روپیہ فی الحال ادا کر دیتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی زائد روپیہ میری آمد تنخواہ وغیرہ کا مل جاوے تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ میرے ورثاء داخل کر دینگے۔

العبد:۔ فتح علی بقلم خود۔

گواہ شد:۔ جمعدار عبد اللہ خان بقلم خود۔

گواہ شد:۔ کرم داد۔ سکرٹری دولمیال۔

ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبریں

—— یہ خبر تعجب اور حیرت کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس جو لکھنؤ میں ۱۶-۱۷؍اگست منعقد ہونے والا تھا۔ اور جس کے لئے بڑی سرگرمی سے تیاریاں کی جارہی تھیں۔ بالکل آخری وقت میں اکتوبر تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اور التوا کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ انتخابات کی جدوجہد کی وجہ سے نمائندوں کا شریک ہونا مشکل تھا؛

—— سرحدی شورش کا پڑا دور پشاور اور اس کے مضافات میں ہے۔ ۱۱؍اگست کی رات کو باغات شہر کے جنوب میں آفریدیوں اور پولیس کی جنگ ہوتی رہی۔ فریقین گولیاں چلاتے رہے۔ آدھی رات کو آفریدیوں کے ایک گروہ نے چھاؤنی پر حملہ کیا۔ مگر اس سے نقصان کچھ نہ ہوا۔ کئی مواضع میں بم گرائے گئے۔ جن سے بہت سے آفریدی مقتول اور مجروح ہوئے۔ اگرچہ تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ آفریدی کثیر تعداد میں ضلع اور کھجوری میدان سے قبائلی علاقہ کو واپس چلے گئے ہیں۔ تاہم پشاور کے نواح میں صورت حالات اس قدر نازک ہے۔ کہ فوج اور ہوائی طاقت کے وسیع پیمانے پر برسرپیکار ہونے کی توقع ہے۔ حال میں دو آفریدی جو جاسوسی کی غرض سے آئے تھے۔ شہر کی فصیل کے پاس مارے گئے۔ سرکاری علاقہ کے بعض دیہات کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ نہ صرف آفریدیوں سے اظہار ہمدردی کر رہے ہیں۔ بلکہ خوراک دینے اور لوٹنے اور تار کاٹنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ بہت سے آفریدی ان دیہات کے کھیتوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ ہوائی جہاز دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں اندرونی حفاظت کے لئے بم گرانے کی اجازت نہیں ملی۔ سرحد میں افواج اور سامان جنگ بکثرت موجود ہے۔ اور قبائل کے امکانی حملہ کے لئے ہر قسم کی احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں؛

—— قتل کی وارداتیں کرنے کی سازش اور مادہ ہائے آتشگیر رکھنے کے الزام میں جالندھر کے چھ ہندو نوجوان ماخوذ تھے۔ عدالت تحقیقات نے سب کو سیشن سپرد کر دیا ہے۔ جہاں ۲۰؍اگست ان کے مقدمہ کی سماعت ہوگی۔ ہندوؤں میں قتل و غارت کرنے والوں کا پیدا ہونا بتاتا ہے۔ کہ ہندو کس راہ پر چل رہے ہیں۔

—— سکھر کے فسادات کے متعلق ہندو حسب معمول بہت شور مچا رہے ہیں۔ اور سارا الزام مسلمانوں پر لگا رہے ہیں۔ ملاپ ۱۴؍اگست نے لکھا ہے۔ "سکھر میں ہندوؤں پر مسلمانوں نے ناگفتہ بہ مظالم توڑے" اس کی تفصیل اسی کے الفاظ میں یہ ہے۔ "کہ تقریباً تین سو ہندوؤں کو مضروب کیا جاچکا ہے۔ جن میں سے ۱۲۵ ہسپتال میں ہیں۔ اور ۲۵ چل بسے ہیں۔" لیکن اس کے مقابلہ میں ایک نہایت ذمہ وار شخص خان بہادر محمد ایوب خان نے جو اعلان کیا ہے۔ اس میں بتایا ہے۔ کہ دور افتادہ محلوں میں ہندوؤں نے بے شمار مسلمانوں کو مجروح اور قتل کیا۔ مسلمانوں کے نقصان جان کی صحیح تعداد ابھی تک یقینی طور پر معلوم نہیں ہوسکی۔ لیکن اندازاً ایک سو کے قریب ہے۔ بہت سے مسلمانوں کی نعشوں کو دریائے سندھ میں پھینک دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ ناگفتہ بہ مظالم کس نے کئے ہیں؛

—— دھلی کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو جو انگریز ہے۔ ایک پارسل موصول ہوا ہے۔ جس میں پستول کا بھرا ہوا کارتوس اور ایک چٹھی ملی۔ جس میں فی الفور دہلی چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا۔ ورنہ ہولناک نتائج کی خبر دی ہے۔

—— ڈاکٹر انصاری جو کچھ عرصہ سے کانگریس سے روٹھے ہوئے تھے۔ اور کئی بار کانگریس کی موجودہ تحریک قانون شکنی کے خلاف اظہار رائے کر چکے تھے۔ خود درخواست دے کر کانگریس کی مجلس عاملہ کے ممبر بن گئے ہیں؛

—— گاندھی جی سے صلح کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے پنڈت موتی لال نہرو اور پنڈت جواہر لال نہرو کو یارودا جیل پہونچا دیا گیا ہے؛

—— شولاپور کے ان ملزموں نے جنہیں مسلمان پولیس مینوں کو نہایت ظالمانہ طور پر قتل کرنے اور جلا دینے کی پاداش میں سزائے موت ہوئی ہے۔ پریوی کونسل میں اپیل دائر کی ہے؛

—— پنڈت مالویہ کو جو سو روپے جرمانہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ تین ایڈیٹروں نے لوگوں سے چندہ جمع کر کے ادا کیا ہے؛

—— ۱۱؍اگست محکمہ آب کاری کلکتہ کے افسروں نے ایک جاپانی جہاز سے دس ہزار روپے کی کوکین برآمد کی۔ اس سے قبل اتنی بڑی برآمدگی کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ہندوستان کیلئے کس قدر سامان تباہی اور ہلاکت باہر سے آتا ہے۔

—— بنگال کونسل میں بڑے گرم مباحثہ کے بعد وزیر جیل خانجات کا ۰۰،۲۳،۴۰،۱ کا مطالبہ منظور کر لیا گیا۔ اور تحریک تخفیف ۵۰ہزار اراکین سے مسترد ہوگئی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ موجودہ شورش کے مقابلہ میں حکومت بنگال کو صوبہ کے نمائندوں کی امداد حاصل ہے؛

—— گذشتہ ہفتہ کے واقعات کے متعلق وزیر ہند کو حکومت ہند نے جو رپورٹ بھیجی ہے۔ اس میں سرحدی شورش کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ہوائی جہازوں نے غنیم قبائل کو ایک جگہ جمع نہیں ہونے دیا۔ آفریدیوں کا اتلاف جان بہت زیادہ ہوا ہے۔ برطانی افواج میں کسی نقصان جان کی اطلاع نہیں ملی۔ اور ہندوستانی افواج کا نقصان بہت کم ہوا ہے۔ اس رپورٹ میں سندھ کے فسادات کی وجہ ایک سوامی جی جلوس کے ارکان اور ایک مسلمان تانگے والے کے درمیان تنازعہ بتایا گیا ہے؛

—— ۱۱؍اگست۔ مسٹر ویجوڈ بین وزیر ہند نے ملک معظم سے ملاقات کی۔ معاملات ہند کو سلجھانے کے لئے اس کی ضرورت محسوس کی گئی ہوگی۔

—— بیان کیا جاتا ہے۔ کہ امپیریل کانفرنس لندن میں اس مسئلہ پر بحث کی جائیگی۔ کہ کینیڈا اور آسٹریلیا کے غیر آباد حصوں میں نو آبادیات قائم کی جائیں۔ تاکہ انگلستان کے بے روزگاروں کی وہاں کھپت ہو سکے۔ ہندوستان کے بے روزگاروں اور فاقہ کشوں کی کھپت کا بھی حکومت کو خیال ہونا چاہئے۔ ہندوستان میں کئی علاقے غیر آباد پڑے ہیں؛

—— لندن کی اطلاع ہے۔ کہ نابیناؤں کی قومی درسگاہ نے نابینوں کے پڑھنے کے لئے اُبھرے ہوئے حروف میں سائمن رپورٹ طبع کرائی ہے۔ ہندوستان کے لاکھوں آنکھیں رکھنے والوں کے لئے جو انگریزی میں رپورٹ نہیں پڑھ سکتے تھے کوئی انتظام نہ کیا گیا۔ لیکن انگلستان کے اندھوں کو بھی اس سے محروم نہ رکھا گیا۔ اس رپورٹ کا دیسی زبانوں میں ترجمہ کرا کے شایع کرنا گورنمنٹ کا فرض تھا؛

—— گاندھی جی کے شہر احمد آباد میں ایک پریس گورنمنٹ نے ضبط کر کے نیلام کیا۔ تو بولی دینے والے صرف مسلمان ہی تھے۔ ۰۰،۷ روپیہ پر بولی ختم ہوگئی۔ کہا جاتا ہے۔ پریس کی مالیت کا اندازہ دس ہزار کا ہے۔ ہندو اس پر حیران نظر آتے ہیں۔ لیکن تحریک ہجرت کے ایام میں جس بھاؤ انہوں نے مسلمانوں کی جائدادیں خریدی تھیں۔ اس سے یہ سودا سستا نہیں؛

—— لکھنؤ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۲؍تاریخ رات کے دس بجے مولانا شوکت علی صاحب تشریف لائے۔ باوجود بارش کے ۱۵ ہزار مسلمانوں نے سٹیشن پر ان کا استقبال کیا۔ اور جلوس نکالا۔ کانگریسیوں نے مخالفانہ کوششیں کیں؛

—— ۱۲؍اگست پونا جیل میں ہندو قیدی لیڈروں نے گاندھی جی سے صلح کے متعلق پانچ گھنٹے مشورہ کیا۔ کسی مسلمان کانگریسی کی شمولیت کی کوئی خبر نہیں؛

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)

احکام اسلام میں تغیّر وتبدّل

ایڈیٹر۔ کیا آپ لوگ اسلامی احکام میں کچھ تغیر وتبدل بھی کرتے ہیں؟

سید منیر الحصنی۔ حاشا وکلّا۔ قرآن مجید کی شریعت کامل ومکمل ہے۔ محال اور بالکل ناممکن ہے۔ کہ اس میں تغیر وتبدل ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ اور لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ

اشاعت احمدیت

ایڈیٹر۔ کیا آپ لوگوں کا اس بات پر یقین اور اعتقاد ہے۔ کہ آپ کا مذہب تمام عالم میں پھیل جائیگا؟

سید منیر الحصنی۔ ہاں ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ اور یہ بات قرآن مجید سے مستنبط ہے۔ جیساکہ ایک آیت میں ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علے الدین کلّہ ولو کرہ المشرکون۔ یہ دینی غلبہ ابھی ظہور میں نہیں آیا۔ اور اس غلبہ کے ظہور کا وقت مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے۔ جیساکہ مفسرین نے بھی لکھا ہے۔ اور اقرار کیا ہے۔ پس اگر اب ہمارے ذریعہ اسلام کو غلبہ حاصل نہ ہو۔ تو پھر کس کے ذریعہ یہ غلبہ حاصل ہوگا۔

نیا مذہب نہیں

ایڈیٹر۔ کیا پہلے متعدد مذاہب کافی نہ تھے۔ جو آپ نے ایک نیا مذہب نکالکر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالدیا؟

سید منیر الحصنی۔ ہمارا مذہب تو متفرق مسلمانوں کو کلمۂ واحد پر جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور دوسرے غیر مذاہب کے افراد کو اسلام میں داخل کرکے مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ آپ کو مسلمانوں کے متعلق کس تفرقہ کا خوف ہے؟ آج تو ہر ایک مسلمان خود ایک فرقہ بنا ہوا ہے۔ پس آپ کا یہ قول ہرگز صحیح نہیں۔ کہ ہم مسلمانوں میں تفرقہ کا موجب ہیں۔ اسلام تو ایک منظم جماعت کا نام ہے۔ اور یہ تنظیم آج سوائے احمدیوں کے اور کہیں نظر نہیں آتی۔ احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اقتداء کرتے ہیں۔ حسب فرمان خداوندی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

سلسلہ کے بانی اور موجودہ امام

ایڈیٹر۔ کیا آپ کے بانیٔ سلسلہ اب موجود اور زندہ ہیں۔ اور آپ کی جماعت کا مرکز کہاں ہے؟

سید منیر الحصنی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ ۱۹۰۸ء میں وفات پاگئے۔ اور آپ کے بعد جماعت کے رئیس اور امام حضرت خلیفہ اوّل مولانا نورالدین رضؓ ہوئے۔ جن کو تمام جماعت نے اپنے اتفاق سے خلیفہ منتخب کیا۔ وہ ۱۹۱۴ء میں فوت ہوگئے۔ اُن کے بعد حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ابن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جماعت نے اپنا امام اور خلیفہ منتخب کیا۔ اور یہ انتخاب آپ کا جماعت نے آپ کے مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا ہونے کی وجہ سے نہیں کیا۔ بلکہ آپ میں اس امر کی اہلیت اور قابلیت دیکھکر تمام جماعت نے آپ کو خلیفہ چُنا۔

جماعت کا مرکز قادیان ہے۔ جو ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں واقع ہے۔ بانیٔ سلسلہ نے وصیت کی ہے۔ کہ جماعت کا مرکز ہمیشہ قادیان رہے۔

نظام جماعت

ایڈیٹر۔ نظام جماعت اور سلسلہ کی تنظیم کا آپ کے ہاں کیا طریق ہے؟

سید منیر الحصنی۔ تمام جماعت کا ایک واجب الاطاعت امام اور خلیفہ ہے۔ جسے تمام جماعت نے متفقہ طور پر ایک مجلس عام میں منتخب کیا۔ اور انتظام کے لئے خلیفہ کے ساتھ ایک نظارتِ اعلےٰ ہے۔ اور علاوہ ازیں اور بھی کئی نظارتیں ہیں۔ مثلاً نظارتِ دعوۃ وتبلیغ۔ نظارتِ تعلیم وتربیت۔ نظارتِ امور عامہ۔ نظارتِ امور خارجہ۔ نظارتِ تجارۃ۔ نظارتِ بیت المال اور نظارتِ تالیف وتصنیف۔

ان نظارتوں کے ہر ایک شہر میں جہاں جہاں جماعت ہے۔ سکرٹری مقرر ہیں۔ جو ہفتہ واری اجلاس کے ذریعہ سے جماعت کی تعلیم وتربیت اور تنظیم کرتے رہتے ہیں۔ اور سال کے اختتام پر اجتماعی صورت میں تمام جماعت ایک مجلس شوریٰ منعقد کرتی ہے۔ یہ مجلس دو پہلوؤں پر حاوی ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ احمدی مبلغین کو کن مختلف ممالک میں تبلیغ کے لئے بھیجا جائے۔ اور دوسرے جماعت کو بڑھانے اور تمام دنیا کے سامنے پیش کرنے کے طریق پر غور کیا جائے۔ ہر ایک احمدی پر واجب ہوتا ہے۔ کہ وہ بیت المال کو شرعی زکوٰۃ ادا کرے۔ ہر احمدی کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنے مال سے جو اسے میسّر ہو حسب استطاعت چندہ دے۔ بلکہ دوسروں سے چندہ دینے میں فوقیت لے جائے۔ اور یہ تمام مال اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور اسے بلند کرنے پر خرچ کیا جاتا ہے۔

ہر سال دسمبر کی آخری تاریخوں میں مرکز قادیان میں تین دن لگاتار ایک سالانہ اجتماع بہت بڑے پیمانہ پر منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں ملک کے تمام اطراف واکناف سے مندوبین حاضر ہوتے ہیں۔ احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی بھی ایک کثیر تعداد میں احمدیت کی حقیقت اور معتقدات معلوم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور یہ تمام لوگ بیت المال کے مہمان ہوتے ہیں۔ اس سال (سنہ ۲۹ء) کے سالانہ جلسہ پر ۲۰ ہزار سے زیادہ نفوس قادیان میں جمع ہوئے تھے۔

چوہدری شیر محمد خان صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اہرانہ کی وفات

چوہدری صاحب موصوف نے ۱۹۰۲ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی۔ پھر اپریل ۱۹۰۵ء میں جس روز کہ کانگڑہ میں زلزلہ آیا۔ دارالامان پہنچکر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ چوہدری صاحب تادم مرگ مسجد کی زینت رہے۔ تہجد ادا کرنا۔ نمازوں میں سب سے پہلے مسجد میں آنا اور دیر تک نمازیوں کا انتظار کرنا اور مسجد کو صاف رکھنا ان کا معمول تھا۔ آپ بڑے درجے کے متدین اور راستباز اور قول پر ورثقی طبیعت کے حلیم اور وسیع الاخلاق تھے۔ فارسی علم میں خاص ملکہ تھا۔ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت ان کا شیوہ تھا۔ صلح کل ایسے تھے۔ کہ بوقت مرگ بعض ہندو مرد اور عورتیں بھی بہت مغموم تھیں۔ چندوں کی ادائگی اور احمدیت کی تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے۔ باوجود حلیم الطبع ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اس قدر غیرت رکھتے تھے۔ کہ ایک دفعہ آپکے تایا زاد بڑے بھائی نے حضرت اقدس کے متعلق ایک ناموزوں لفظ کہدیا۔ جس پر آپکو اس قدر جوش آیا۔ کہ بمشکل وہ ان سے جان بچا سکے۔ اور کہا میں اپنے نفس کیلئے تو سب کچھ برداشت کرسکتا ہوں۔ لیکن آنحضور کے بارے میں میں کوئی ناموزوں بات نہیں سُن سکتا۔

چوہدری صاحب ۱۶ مئی ۱۹۳۰ء کو بعارضہ نمونیہ بیمار ہوگئے اور ۹ روز بیمار رہکر ۲۴ مئی بروز ہفتہ اپنے خدا سے جا ملے۔

چوہدری صاحب موصی تھے۔ آپ احمدیت کا کامل نمونہ تھے۔ اور جماعت احمدیہ اہرانہ کے اتفاق کی ایک مضبوط زنجیر تھے۔ انکی وفات کا انجمن احمدیہ اہرانہ کو بیحد صدمہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ سے خصوصاً اور احباب جماعت احمدیہ سے عموماً انتہائی عجز کے ساتھ التماس ہے۔ کہ خدا سے دعا کی جاوے۔ کہ مرحوم کو خدا غریق رحمت کرے۔ اور ہمکو انکا نعم البدل عطا فرمائے۔ (امیر محمد خان از اہرانہ)

انجمن معاون اسلام للہ ضلع مظفرگڈھ کا چوتھا سالانہ جلسہ

اراکین انجمن نے امسال اپنے واعظین کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ایک مبلغ برائے جلسہ مورخہ ۸؍ اگست کیلئے درخواست کی۔ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے شیخ مشتاق حسین صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر گوجرانوالہ حال وارد ملتان چھاؤنی سے سفارش کی۔ کہ وہ جلسہ میں شامل ہو کر لیکچر دیں۔ شیخ صاحب موصوف ۸؍ تاریخ لیہ تشریف لائے۔ اور ۸؍ اگست بروز جمعہ ۴ بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ واقعہ مسجد محمد سانولہ صاحب میں سیرت نبوی پر ڈیڑھ گھنٹہ لیکچر دیا۔ آپ نے احسن پیرایہ میں سیرت نبوی بیان کی۔ اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس اسوہ حسنہ کی پیروی کرنے کی تلقین کی۔ ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر شیخ صاحب کی تعریف جاری ہو گئی۔ اور وہ بدگمانیاں جو غیر احمدی علماء نے عوام الناس کے دلوں میں ڈالی ہوئی تھیں۔ کافور ہو گئیں۔ اس لیکچر کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر احمدی معززین کا ایک وفد شیخ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بہ منت درخواست کی۔ کہ آپ آج رات ایک اور لیکچر دیں۔ جو کہ شیخ صاحب نے منظور فرما لیا۔ رات کو جلسہ منعقد ہوا۔ اور شیخ صاحب نے ۱۰ بجے رات سے بارہ بجے رات تک توحید باری تعالےٰ پر لیکچر دیا۔ اور شرک سے مجتنب رہنے کی ہدایت فرمائی۔ ہندو مسلم تعلقات اور کانگریسی حرکات کے مضرات کو لوگوں کے ذہن نشین کر کے عام جلسہ مسلمانان میں کانگریس کی تحریک سول نافرمانی کے خلاف اظہار نفرت کا ریزولیوشن پاس کرایا۔ نیز یہ کہ گورنمنٹ امن عامہ قائم کرنے کے لئے جو تجاویز اختیار کر رہی ہے۔ ہم اس کے ممد و معاون ہونگے۔

جلسہ میں ہی مہر نور محمد صاحب نے درخواست کی۔ کہ کل رات ہمارے محلہ میں وعظ فرمایا جائے۔ جو کہ شیخ صاحب نے منظور فرما لیا۔ الغرض ۹؍ اگست رات کے ۱۰ بجے مہر نور محمد صاحب کے زیر اہتمام ایک میدان میں زیر صدارت مولوی عبدالرحیم صاحب لیہ جلسہ منعقد ہوا۔ اور شیخ صاحب نے ۱۰ بجے رات سے ۱۱½ بجے تک لیکچر دیا۔ آپ نے سورۃ فاتحہ پڑھکر سورۃ فاتحہ سے ہی تمام مذاہب باطلہ کا بطلان فرمایا۔ اور سورۃ فاتحہ کی تفسیر کر کے مسلمانان کو نماز کے پڑھنے اور سمجھنے کی تلقین فرمائی۔ پھر نہایت مدلل پیرایہ میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کو متحد ہونے کی ہدایت کی۔ خدا کے فضل سے لیکچر نہایت مؤثر ہوا۔ غیر احمدی علماء تو بڑی بڑی رقمیں لیکر جاتے ہیں۔ مگر شیخ صاحب ممدوح نے کرایہ آمد و رفت بھی لینے سے انکار کر دیا۔ (عبدالرحیم سکرٹری انجمن معاون اسلام لیہ)

پتہ مطلوب ہے

میاں عبدالرحیم صاحب پسر ڈاکٹر عبداللہ صاحب سابق مبایع ساکن قادیان دفتر تعلیم و تربیت قادیان کی معرفت وظیفہ لیکر آگرہ میں تعلیم ڈاکٹری حاصل کرتے رہے ہیں۔ انکے ذمہ انجمن کا زرخفیہ ہے۔ اس کا مطالبہ کرنا ہے۔ جن صاحب کو انکا پتہ معلوم ہو۔ وہ مطلع فرمائیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

زہر کے لئے تریاق

خاکسار کے پاس سانپ اور باؤلے کتے و دیگر زہریلے جانوروں کے کاٹے کی بینظیر دوائی ہے۔ جو کہ گورنمنٹ سے رجسٹرڈ ہے۔ جو صاحب بغرض خدمت طلب کرنا چاہیں محصول ڈاک بھیجکر طلب فرما سکتے ہیں۔ حکیم اور ڈاکٹر صاحبان کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے۔ (حکیم ابوالفیض محمد عبدالحمید خان حکیم کوٹل خواجہ بولی)

آنریری مجسٹریٹ درجہ اول

سردار امیر محمد خان صاحب تمندار قیصرانی

تحریر فرماتے ہیں

اگرچہ میری طبیعت اشتہاری دواؤں سے متنفر تھی۔ لیکن آپ کا اشتہار ایک احمدی بھائی کی جانب سے اور احمدیت کے مرکز سے جاری شدہ تھا۔ اس لئے آپ کی خدمت میں **شربت فولاد** کے واسطے لکھا گیا۔ جو کہ آپ نے فوراً بھیج دیا۔ اس کا استعمال مطابق آپ کی فرمایش کے کیا گیا۔ مریضہ ہسٹیریا کی مرض میں اکثر مبتلا رہتی تھی۔ خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے مریضہ کو اب بالکل آرام ہے۔ اور آپ کا **شربت فولاد** ہسٹیریا کا تیر بہدف علاج ہے۔ اور آپ کا فرمانا بالکل بجا ثابت ہوا ہے۔ اور جس طرح جو جو فوائد شربت مذکور کے بتلائے گئے تھے۔ ویسے ہی پائے۔ مہربانی فرما کر

ایک بوتل اور شربت فولاد ارسال کردیں

شربت فولاد عورتوں کی بیماریاں

متعلقہ رحم کمی و بیشی حیض۔ ناطاقتی۔ اٹھرا۔ اور ہسٹیریا کی بہترین دوا ہے:۔

قیمت فی شیشی ۱۰ خوراک تین روپے محصول ڈاک آٹھ آنے

فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

ملنے کا پتہ

ادویات سفوف کرنیکی مشین

یہ مشین ہر قسم کی خشک دوائیاں۔ اور نمک مرچ مصالحہ میدہ کی مانند باریک کردیتی ہے۔ حکیم عطار پنساری صاحبان اور گھر کے عام استعمال کے لئے نہایت مفید و کارآمد چیز ہے۔ الحمد للہ فروخت ہورہی ہے۔ آپ بھی جلدی کریں۔ ورنہ دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑیگا۔

قیمت فی عدد صرف سات روپے ۱۵ آنے (للعہ)

پیکنگ و محصول ڈاک معاف

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمد بلڈنگ بٹالہ پنجاب

آم کھائیے

فصل شروع ہوگئی۔ فرمائشات معہ پیشگی جلد ارسال کریں۔

ثمرہائے انبہ:۔ زعفرانی۔ بمبئی۔ سفیدہ۔ لنگڑا۔ اکبر پسند۔ کرشن بھوگ وغیرہ چیدہ اور بڑے دانے فیصدی سات (عہ) روپے۔ فی پچاس (للعہ) محصول ریلوے و پیکنگ وغیرہ علاوہ

نوٹ:۔ آموں کے دس روز تک تر و تازہ اور راستہ میں چوری سے محفوظ رہنے کی گارنٹی ہے ۞ اطلاع:۔ اگر باغات کیلئے عمدہ اور سندی قلموں کی ضرورت ہو۔ تو ار کا کارڈ بھیجکر فہرست مفت طلب کریں۔

سپرنٹنڈنٹ نواب گارڈن نمبر ۵ عہ۔ دربھنگہ

ترقی کا راز

انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کرکے ۱/۴ حصہ دنیا پر قابض ہوا۔ وہ سپورٹس ہے

اس لئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں۔ فہرست اشیاء اور سپورٹس کا سامان رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے خرید فرماویں۔

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیس اول درجہ	فی عدد	ے
″ ″ ″ ″ دوم		عاعہ
″ ″ رنگین سرخ و سبز ″ درجہ اول ″		عاعہ
″ ″ نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دوطرفی ″		صہ
″ ″ ″ دوم ″ یکطرفہ ″		للعہ
″ ″ ″ ″ سوم ″		ے
بلیڈر نمبر ۴ برائے والی بال نمبر ۴ ڈسلی کینٹ رجسٹرڈ		۱۲
ہاکی سٹکس لیڈر سیون اول درجہ رگدار بلیڈ و عمدہ قسم		ے
″ ″ ″ دوم ″ ″ دو درجہ بلیڈ		ے
″ لیڈر پونڈ اول ″ ″ بلیڈ و عمدہ قسم		عاعہ
″ ″ ″ دوم ″ ″ رکیس		عاعہ
″ بال سفید چمڑہ ″ اول ″ ریکارڈ کرڈن		عاعہ
″ ″ ″ ″ دوم ″		عاعہ
″ ″ ″ سوم ″ پاپولر		عہ
کمپو بال کاک کریسنٹ		عہ

المشتہر:۔ نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

لیہ۔ لدارخ ۲۰ اپریل ۳۰ء مکرم بندہ سلامت۔ السلام علیکم:۔ آپ سے ماہ اکتوبر ۲۹ء میں پولو ڈینس کا سامان اپنے اور بعض احباب کے استعمال کے واسطے منگوایا تھا۔ چند روز سے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ سب سامان بہت عمدہ اور حسب منشاء ہے۔ اور سب احباب نے پسند کیا ہے۔ خاکسار الخان بہادر) غلام محمد اسسٹنٹ پولیٹیکل پرس آفیسر

قادیان کا قدیمی مشہور عام اور بینظیر تحفہ

(قیمت ۱ شیشہ ۔ فی تولہ ۔)

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا نسخہ ہے اور واقعی اسم بامسمیٰ ہے!

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

متواتر تیس سال سے صداقت کی شہرت حاصل کررہا ہے

دھند۔ غبار۔ ضعف بصر۔ ناخنہ۔ گوہانجنی۔ جالا۔ پھولا۔ سرخی نئی و پرانی۔ ککرے۔ خارش۔ جلن۔ پانی بہنا۔ رتوند۔ پپوٹوں کی سرخی اور بھاری پن۔ پڑبال

غرض کل امراض چشم کیلئے بیحد اکسیر ہے

اطباء اور ڈاکٹر بھی سرمہ نور ہی استعمال کررہے ہیں

جناب حکیم عبد الرحمن صاحب پٹیالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میری عمر ساٹھ سال ہے۔ رات کو نظر نہیں آتا تھا۔ سرمہ نور کے استعمال سے بینائی تیز ہوگئی اب آنکھ بھی دیکھ سکتا ہوں اور اپنے مریضوں کو سرمہ نور کی تحریک شروع کردی ہے

۶ ماشہ ایک روپیہ	ایک شیشی اور ارسال فرمائیں	فی تولہ ۲ روپے

اگر مفید ثابت نہ ہو تو تاریخ وصولی کے ایک ہفتہ کے اندر اندر محفوظ شیشی بھیجدیں ہم قیمت سرمہ نور بعد منہائی خرچ ڈاک۔ بلا عذر واپس کردینگے!

ملنے کا پتہ: **شفاخانہ آب حیات قادیان پنجاب**

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہوجاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گرجاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہوکر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ (ایک روپیہ چار آنے)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا:۔

ملنے کا پتہ

عبد الرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبریں

—— کانگریس والوں کی طرف سے کپڑے کے سوداگروں پر جس قدر تشدد ہو رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ۱۴؍ اگست دہلی میں ایک شخص کپڑے کی آٹھ گانٹھیں سٹیشن سے چھڑا کر چاندنی چوک میں لایا۔ کانگریس کے والنٹیرز نے اس پر دھاوا بول دیا۔ اور وہ بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ گانٹھوں پر کانگریس والوں نے قبضہ کر رکھا ہے

—— افغانستان اور ہندوستان کے درمیان ہوائی آمد و رفت کے انتظامات کی تجویز کی جا رہی ہے۔ اور یورپ سے براستہ ایران ہوائی تعلقات کا قیام زیر تجویز ہے۔ اس تجویز کے زیر عمل آنے پر کابل وسط ایشیا کا اہم ہوائی مرکز بن جائیگا۔

—— بنگال کونسل میں دیہاتی ابتدائی تعلیم کے مسودہ قانون پر بحث و مباحثہ کے سلسلہ میں وزیر تعلیم کے جو مسلمان ہیں۔ یہ کہنے پر کہ حکومت نے غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ اس بل کے اصول میں کوئی ترمیم منظور کرنے کو تیار نہیں پچاس ہندو ارکان کونسل اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ بنگال کی دیہاتی آبادی جس میں مسلمانوں کی کثرت ہے۔ کی تعلیم سے انہیں کوئی ہمدردی نہیں۔

—— اسمبلی کے سابق صدر مسٹر پٹیل نے ایک تقریر میں کہا۔ وہ گول میز کانفرنس میں شریک ہونے اور حکومت سے صلح کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ حکومت ان کے مطالبات کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔

—— مولانا ابو الکلام آزاد کے صدر ہونے پر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا دفتر بمبئی سے کلکتہ منتقل ہو گیا۔ اب کانگریس بمبئی کو فتنہ و فساد کا سب سے بڑا مرکز بنانے کے بعد کلکتہ میں اپنی سرگرمیاں جاری کریگی۔

—— بمبئی۔ ۱۶؍ اگست۔ پارچہ بافی کے کارخانوں کے بند ہونے کی وجہ سے ۲۵ ہزار مزدور بیکار ہو گئے ہیں۔

—— پاؤنیر کا اندازہ ہے۔ کہ سرحدی قبائل ۴½ لاکھ آدمی میدان جنگ میں لا سکتے ہیں۔ ان میں سے ۵۰ فیصدی کے پاس نئے نمونہ کی بندوقیں ہیں۔

—— اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ غیر ملکی کپڑے کی ایک لاکھ پیٹیاں جن کی مجموعی مالیت کا اندازہ چھ کروڑ روپیہ ہے بمبئی کے مال گوداموں میں پڑی ہیں۔ یہ قیمت ہندوستانی سوداگر ادا کر چکے ہیں۔ اور ان کا سخت نقصان ہو رہا ہے۔

—— ۱۶؍ اگست سہارنپور سے لاہور کے لئے ایک شخص نے اپنی بیوی کو الگ گاڑی میں سوار کرایا۔ مگر لاہور پہونچ کر عورت کا کوئی پتہ نہ لگا۔ جو لوگ اسلامی ہدایت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے گاڑیوں میں عورتوں کو اکیلے سفر کراتے ہیں۔ انہیں سبق حاصل کرنا چاہئے۔

—— گذشتہ پرچہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے جلسہ کے ملتوی کئے جانے کی خبر چھپ چکی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے لیگ کی کونسل نے اپنے تازہ اجلاس میں ایک قرارداد کے رو سے لیگ کے سکرٹری پر عدم اعتماد کا اظہار کیا۔ اور اس کے اس رویہ کی مذمت کی جو اس نے لیگ کا سالانہ جلسہ ملتوی کرنے کے متعلق اختیار کیا۔ اس موقعہ پر اس قسم کی کمزوری نہیں دکھانی چاہئے تھی۔

—— مسٹر جیکر اور ڈاکٹر سپرو کی گاندھی جی اور دوسرے کانگریسی لیڈروں سے ملاقات کے نتیجہ کو امید افزا نہیں قرار دیا جا رہا۔ اگرچہ دونوں نے اپنی زبانوں پر مہر خموشی لگا رکھی ہے۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ ان کے چہروں کے ظاہری آثار سے کوئی نتیجہ نہ نکالیں۔ لیکن ڈاکٹر سپرو کے چہرہ کی قدرتی بشاشت کے فقدان اور مسٹر جیکر کی تیوری کے گہرے بل لوگوں کو ان کی ناکامی کا یقین دلا رہے تھے۔

—— امرتسر۔ ۱۵؍ اگست۔ گذشتہ شب ایک جلسہ ہوا جس کے چار پریزیڈنٹوں کو پولیس نے یکے بعد دیگرے گرفتار کر لیا۔ جب اس طرح جلسہ ختم نہ ہو سکا۔ تو مجسٹریٹ نے مجمع کو خلاف قانون قرار دیکر پولیس کے ذریعہ منتشر کرا دیا۔ قریباً ستر اشخاص پولیس کی لاٹھیوں سے زخمی ہوئے۔

—— لاہور۔ ۱۵؍ اگست۔ حکومت پنجاب نے سائمن رپورٹ کے متعلق چار متضاد رپورٹیں حکومت ہند کے لئے مرتب کی ہیں۔ سرکاری عہدیداروں۔ گورنر اور وزیر مالیات کی رپورٹ الگ ہے۔ مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ۔ ریونیو ممبر اور وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کی مشترکہ یادداشت میں بیان کیا گیا ہے۔ سکھ وزیر نے علیحدہ اظہار خیالات کیا۔ اور ہندو وزیر نے اپنی یادداشت الگ مرتب کی ہے۔ اس قدر اختلاف اور تفرقہ قابل افسوس ہے۔

—— امرتسر کے شیخ صادق حسن صاحب جو پہلے بھی اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں۔ اب کے بلا مقابلہ ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔ شیخ صاحب ایک قابل اور مسلمانوں کے مفاد کے لئے پوری کوشش کرنے والے نوجوان ہیں۔ امید ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہونگے۔

—— سرحدی حالات کی نزاکت کو دیکھکر وائسرائے ہند نے مارشل لا جاری کرنے کے متعلق آرڈیننس جاری کر دیا ہے۔ فی الحال اس کا نفاذ ضلع پشاور پر ہوگا۔ لیکن بعد میں دوسرے علاقوں پر بھی عاید کیا جا سکتا ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ حالت ایسی ہو گئی ہے۔ کہ اس قانون کے بغیر حالات پر قابو رکھنا محال ہے۔

اس وقت تک کی فوجی کارروائیوں کا نتیجہ یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ضلع اور غاروں میں قبائل کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔ ہوائی تاخت سے حملہ آوروں کو سخت نقصان پہونچا ہے ضلع کرم کے بالائی حصہ میں امن قائم ہو گیا ہے۔ لیکن قبائل سے شرائط منوانے کے لئے مزید ہوائی تاخت کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

—— سول کے خاص نامہ نگار نے یہ راز منکشف کیا ہے کہ پونا ہارس کے ایک جمعدار کو جسے آفریدیوں نے ایک لڑائی کے دوران میں گرفتار کر لیا تھا۔ اس پیغام کے ساتھ واپس بھیجا ہے۔ کہ آفریدی ذاتی نفع کی غرض سے جنگ نہیں کر رہے بلکہ وہ کانگریس اور خلافتی تحریکوں کی حمایت میں لڑ رہے ہیں۔ اور اس وقت تک جنگ جاری رکھیں گے۔ جب تک خان عبد الغفار خان اور گاندھی جی کو رہا نہ کر دیا جائے۔ اور کامل مذہبی آزادی کا وعدہ نہ کیا جائے۔ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ آفریدی لیڈروں نے اس قدر صاف طور پر کانگریس کے ساتھ اپنے تعلق کا اقرار کیا ہے۔ اس کے متعلق خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر اس چیلنج کا جواب نہ دیا گیا۔ تو اس سے حکومت ہند کے اقتدار کو افسوسناک صدمہ پہونچیگا۔ اسی سلسلہ میں علاقہ تیراہ پر قبضہ کر لینے کا خیال زور پکڑ رہا ہے۔ نواح پشاور کے دیہاتیوں کا رویہ پہلے سے زیادہ اطمینان بخش خیال کیا جا رہا ہے۔ بعض قبائل نے بمباری بند کرنے کے لئے درخواست کی ہے۔ مگر یہ درخواست اس وقت تک نہ مانی جائیگی۔ جب تک قبائلی لشکر پورے طور پر واپس نہیں چلا جاتا۔

—— پشاور۔ ۱۵؍ اگست۔ کچھ کانگریسی کارکن جو کوہاٹ اور بنوں کے دیہات میں جلسے منعقد کر رہے تھے۔ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانگریسی سرحدی لوگوں کو ہلاکت میں ڈالنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

—— قندھار۔ ۱۳؍ اگست۔ علاقہ گیلان میں شدید خشک سالی رونما ہو گئی ہے۔ اور سخت قحط کا خطرہ ہے۔

—— لندن۔ ۱۴؍ اگست کی خبر ہے۔ کہ حجاز اور برطانیہ کے سیاسی تعلقات پورے طور پر قائم ہو گئے ہیں۔ حجاز کے پہلے سفیر شیخ حافظ وہبہ لندن پہونچ گئے ہیں۔ برطانوی سفیر سر انڈریو رین پہلے ہی حجاز پہونچ چکا ہے۔

—— فسادات پشاور کے متعلق ٹیل کمیٹی کی رپورٹ شایع ہوئی ہے۔ جو تین سو کتابی صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں حکومت ....

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)